صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 07 ستمبر 2020ء بمطابق 18 محرم الحرام 1442 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر بتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُO بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ O تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ Oلَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْھُمْ تُقٰۃً O وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ۔

(ترجمہ): کہو! خدایا! ملک کے مالک! تو جسے چاہے، حکومت دے اور جسے چاہے، چھین لے جسے چاہے، عزت بخشے اور جس کو چاہے، ذلیل کر دے بھلائی تیرے اختیار میں ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے اور بے جان میں سے جاندار کو اور جسے چاہتا ہے، بے حساب رزق دیتا ہے۔ مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور دوست ہر گز نہ بنائیں جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہاں یہ معاف ہے کہ تم ان کے ظلم سے بچنے کے لیے بظاہر ایسا طرز عمل اختیار کر جاؤ مگر اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ 'کوئسچنز آور': کوئسچن نمبر 7196، جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

* 7196 _صاحبزادہ ثناء اللہ: کیاوزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں معدنیات کی لیز ہوتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے 2019 تک لیز کی تعداد ضلع وائز یونین کونسل وائز سالانہ کی بنیاد پر فراہم کی جائے اور اب تک کتنی لیزوں پر کام شروع ہوا ہے، ضلع وائز تعداد بتائی جائے، نیز 2013 سے اب تک لیز سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل بھی ضلع وائز بتائی جائے؟

جناب محمد عارف (معاون خصوصی برائے معدنیات) (جواب وزیر محنت نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ معدنیات کی لیز کا اجراء کا اختیار محکمہ معدنیات کے پاس ہے۔

(ب) اس بابت میں عرض ہے کہ 2013 سے لیکر نومبر 2016 تک درخواست برائے اجرائے معدنیاتی لیز پر پابندی تھی، بعدازاں منرل گورننس آرڈیننس 2016 کے تحت مذکورہ پابندی کو ختم کردیا گیا اور وصول درخواست برائے معدنیاتی لیز شروع کی گئی۔ ان درخواستوں کے حصول کے بعد مختلف اضلاع میں نئے لائسنسز کا اجراء کیا گیا۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) اس طرح معدنیات سے آمدن کی تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔

(Note): Ban was imposed on Mineral Title Grant from 2013 to November, 2016. The revenue figures reproduced in the ban period was generated from the already granted Mineral Titles.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریه جناب سپیکر صاحب، زما په خیال باندې چې منسټر صاحب نشته دے نو که بل داسې منسټر صاحب د هغې جواب کوی نو هغه ماته پته نشته دے۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب جواب دیں گے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سپیکر صاحب، میرا کوئسچن وزیر معدنیات سے یہ ہے کہ دیر بالا، آپ نے یہاں پر جو لکھا ہے، جواب میں دیر کا نام ہے چونکہ دیر اپر اور دیر لوئر دو ضلعے ہیں، وہ Difference اس میں نہیں ہے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں اس کے بارے میں کہ جوانہوں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Satisfied ہیں تو ٹھیک ہیں ورنہ سپلیمنٹری کریں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سپلیمنٹری تو یہ ہے نا سر۔

جناب سپیکر: کیا؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: اس میں ایک ضلع کا جواب دیا گیا ہے، دیر کا جواب دیا گیا ہے، دیر کا جواب دیا گیا، یہ نہ اپر لکھا ہے نہ لوئر لکھا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے کونسے دیر کا جواب مانگا ہے؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: دیر اپر کا۔

جناب سپیکر: آپ نے کوئسچن میں دیر اپر۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میں نے جو سوال کیا ہے وہ ضلع وائز کیا ہے کہ ہر ضلع کا وہ بتا دیں، آیا یہ درست ہے-----

جناب سپیکر: چلیں منسٹر صاحب سے پوچھتے ہیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں معدنیات کی لیز ہوتی ہے؟ جواب، جی ہاں۔ اس پر میں نے جو ضلع وائز یونین کونسل وائز۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ جی، منسٹر شوکت یوسفزئی صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی بادشاہ صالح صاحب، سپلیمنٹری۔

ملک بادشاہ صالح: سر جی، میرا سپلیمنٹری کوئسچن آنریبل منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ اپر دیر جو ہے وہ سنٹرل ایکسچینج ایک نام ہے ہم سنتے آرہے ہیں کہ اس میں سارا دیر، لوئر دیر اپر دیر کو لیز کیا ہے، وہاں پر کسی کو لیز بھی نہیں ہو گی، کسی کو نہیں دے سکتے تو یہ بھی ہمیں وضاحت سے بتایا جائے کہ اصل میں یہ کیا معاملہ ہے کہ ہمارا اپر دیر سب کچھ ایک سنٹرل ایکسچینج ہے کوئی، ہم جانتے بھی نہیں اور ساری ہماری گورنمنٹ کو بھی لیز کیا گیا ہے تو اس میں برائے مہربانی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سپیکر: جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، یہ جو انہوں نے کوئسچن کیا ہے، سوال بڑا کلئیر ہے اور جواب بھی بڑا کلئیر ہے اور اس نے سپلیمنٹری کوئسچن اس طرح نہیں کیا کہ میں اس کا جواب دیتا لیکن ضلع وائز تفصیل مانگی ہے انہوں نے، خود انہوں نے اپر دیر لوئر دیر کی بات نہیں کی ہے، انہوں

نے کہا ہے کہ صوبے میں معدنیات کی لیز ہوتی ہے کہ نہیں ہوتی ہے؟ تو بڑا Simple ہے جی، بالکل ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں ضلع وائز، یونین کونسل وائز، یہ پورا ایک دیا ہوا ہے کہ ہم نے، چونکہ 2013 سے 2016 تک تو Already ban تھا، کوئی لیز وغیرہ نہیں ہوئی تھی، 2016 کے بعد جناب سپیکر، جو پالیسی بنی کہ جو پہلے Application دے وہ بھی Online اور کسی قسم کی کوئی سفارش نہیں، شفاف طریقہ ہے کہ جو پہلے Application دے دے اس کا وہ حق بن جاتا ہے، تو یہ جو ضلع وائز انہوں نے تفصیل مانگی، ایئر وائز مانگی ہے، وہ دونوں اس میں موجود ہیں۔ 2017 میں جناب سپیکر، 56 لیز دی گئیں، 18-2017 میں 75 لیز دی گئیں، 19-2018 میں 485 اور 20-2019 میں 130 ہیں جو ابھی Continue ہیں، تو یہ تو پوری تفصیل دے دی گئی ہے، اگر آپ اس کے علاوہ کوئی تفصیل چاہتے ہیں تو مجھے بتادیں کیونکہ اس سے زیادہ تفصیل تو میرے خیال میں۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب خود فرما رہے ہیں اور سوال بالکل واضح ہے کہ ضلع وائز، یونین کونسل وائز سالانہ کی بنیاد پر فراہم کی جائے اور اب تک کتنی لیزوں پر کام شروع ہوا ہے؟ سر، یہ آپ خود دیکھ لیں، یہ جواب آپ خود دیکھ لیں سر، اگر آپ مطمئن ہیں تو میں مطمئن ہوں، آپ یہ سوال اور جواب کا موزانہ خود کر لیں سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں، جس ضلع میں لیز دی گئی ہیں ان کے نام دے دیئے گئے ہیں۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: سر، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جس کی آپ بات کر رہے ہیں اس میں نہیں ہوگا۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: یہ آپ دیکھیں سر، یہ چترال، ڈیرہ اسماعیل خان کے بعد دیر، دیر اپر ہے یا لوئر ہے؟ یہ بتادیں، یہ دیر اپر کا ہے یا دیر لوئر کا ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: یہ شاید وہ Mention نہیں کر سکتے اپر یا لوئر لیکن دیر میں جو لیزیں دی گئی ہیں، وہ انہوں نے Mention کر دی ہیں، یہ آپ کو پتہ کر کے بتادیں گے لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں نا، کہ جن ڈسٹرکٹس میں دی گئی ہیں ان کے نام دیئے گئے ہیں، اب ہری پور کا نام مجھے نظر نہیں آرہا ہے اس لئے کہ وہاں پر لیز ہوئی ہی نہیں ہوگی، کوئی چیز، اور کئی ڈسٹرکٹس ہیں جن کے نام نہیں ہیں جن میں لیز نہیں ہوئی ہوگی لیکن جس میں ہوئی ہے، نام دیا ہے۔ ہاں، یہ صرف دیر لکھ دیا، اپر اور لوئر نہیں کیا گیا، یہ شوکت یوسفزئی صاحب سٹاف ادھر ہوگا چیک کر کے ان کو بعد میں بتادیں۔

وزیر محنت: دیکھیں۔

جناب سپیکر: یا سٹاف ہے تو چٹ بھیج دیں کہ یہ دیر اپر ہے کہ لوئر ہے؟

وزیر محنت وافرادی قوت: میں یہ عرض کرتا ہوں، زه چي د دي جواب ورکړم نو۔

جناب سپیکر: جی بادشاہ صالح صاحب، لیبر ڈیپارٹمنٹ نہیں یہ مائنز ڈیپارٹمنٹ ہوگا، ان سے پتہ کرلیں۔

ملک بادشاہ صالح: میری ایک درخواست ہے جناب سپیکر صاحب، اس میں میں ایک درخواست کرتا ہوں، اس میں اتنی گھپلہ بازی ہے، اتنی چوری ہے کہ اس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا، اپر دیر کو ان لوگوں نے، یہ آپ کی حکومت سے پہلے ہی ہو چکا ہے، یہ اپر دیر کو سنٹرل ایکسچینج ایک نام ہے ہم سنتے آرہے ہیں کہ اس کو لیز کیا گیا ہے سارے دیر کو، سر جی، ہم درخواست کرتے ہیں کہ خدا کے لئے اس پر تھوڑی سی، اس کو کمیٹی میں بھیج دیں اور اس پر سارے پارلیمانی لیڈرز اور حکومت بیٹھ کر یہ ایک ایسا محکمہ ہے کہ آپ سارے پاکستان کا اس سے قرضہ اتار سکتے ہیں، میں گارنٹی دیتا ہوں، اپر دیر اور چترال سارے پاکستان کے ذمے جتنے واجب الادا قرضے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، منسٹر صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: وہ بھی ادا کر سکتے ہیں لیکن یہ اپر دیر لیز کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر امجد اس کے کنسرنڈ منسٹر رہ چکے ہیں، اس سے ذرا ڈیٹیل لیتے ہیں۔

جناب امجد علی (وزیر برائے ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔ جس طرح بادشاہ صالح صاحب کا کوئسچن ہے، بہت اہم کوئسچن ہے، پچھلی گورنمنٹ میں تقریباً چھ ہزار سکوائر کلومیٹر اس میں دیر اپر اور چترال کا کچھ حصہ وہ سنٹرل ایکسچینج ایک کمپنی ہے کراچی کی، ان کو لیز کی گرانٹ ہوئی تھی، جب مجھے یہ منسٹری ملی تو پھر میں نے اس پر ورکنگ شروع کی تو ہم امنڈمنٹ لے کر آئے اس میں اور اس میں ہم نے اس کو Reduce کیا کہ کوئی بھی بندہ جو لیز گرانٹ کرنا چاہے گا تو اس کے لئے Limit ہوگی۔ پانچ سو ایکڑ کی، تو ہم نے اس کو پانچ سو ایکڑ کیا لیکن یہ چونکہ پچھلی گورنمنٹ کا تھا اور پچھلے ایک ٹائپ سا تھا تو اس لئے پھر یہ عدالت میں چلے گئے لیکن ہم نے اس کو بٹھایا اور اس کے ساتھ میٹنگ کی اور اس میٹنگ میں انہوں نے مانا کہ ٹھیک ہے کہ ہم اس کو چار سو یا چار سو پچاس سکوائر کلومیٹر تک لے کر آتے ہیں، تو وہ ہمارے ساتھ Agree ہوئے تھے اس پر لیکن اب مجھے مزید نہیں پتہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے اس پر کیا کام کیا ہوا ہے؟ تو بالکل ان کی بات بالکل جائز ہے، اس میں اگر آپ مطلب ہے کہ کوئی کمیٹی یا اس پر، کیونکہ اس

کا پتہ چلے کیونکہ بہت زیادہ ہمارا Potential ہے وہاں پر، وہاں پر سینکڑوں ٹائپ کے منرلز ہیں ہمارے ویسے ہی ضائع ہو رہے ہیں تو یہ بہت اہم کوئسچن ہے، ان کا تو مطلب ہے کہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں بھیج دیں۔

وزیر برائے ہاؤسنگ: بھیج دیں، کمیٹی کو بھیج دیں۔

Mr. Speaker: Okay.

صاحبزادہ ثناء اللہ: ډیره ډیره مهربانی جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 7196, may be referred to the concerned Standing Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 7196 has been referred to the concerned Committee. Question No. 6995, Janab Inayatullah Sahib, Answer is taken as read, Supplementary please.

* 6995 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت نے صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام مالی سال 2019-20 میں نئے اور جاری منصوبوں کے لئے رقم مختص کی ہے؛

(ب) مذکورہ مالی سال کے دوران پہلے سے جاری پروگرام کے تحت منصوبوں کے لئے ضلع وار کتنی رقوم فراہم کی گئی ہیں؟ نیز مذکورہ مالی سال کے دوران اے ڈی پی میں شامل نئے منصوبوں کے لئے جاری شدہ رقوم کی ضلع وار مالیت کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) سال 2019-20 کے دوران صوبائی ترقیاتی پروگرام میں محکمہ صنعت و حرفت کے جاری 13 منصوبے ہیں (تفصیل ایوان کو فراہم کی گی ہے) علاوہ ازیں نئے منصوبوں کی کل تعداد 12 ہے تفصیل ایوان کو فراہم کی گی۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے سوال کیا ہے کہ صوبائی حکومت نے صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام مالی سال 2019-20 میں صنعت و حرفت کے اندر جاری اور نئے منصوبوں کے لئے رقم مختص کی ہے؟ تو ان کا جواب ہے کہ 'ہاں' مختص کی ہے۔ پھر میں نے جو سوال کیا ہے کہ ضلع وار

تفصیل فراہم کی جائے کہ کس ضلع کو کتنی رقم اور کتنی مطلب وہ جارہی ہے؟ جناب سپیکر صاحب، آگے ہے، نیز مذکورہ مالی سال سال کے دوران اے ڈی پی میں شامل نئے منصوبوں کے لئے جاری شدہ رقوم کی ضلع وار مالیت کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ ایک تو مجھے جو کاغذ دیا گیا ہے جناب سپیکر صاحب، مجھے جو کاغذ دیا گیا ہے اس میں لکھا ہے کہ (الف) اور (ب) پر لف ہے، مجھے کوئی (الف) اور (ب) نہیں دیئے گئے ہیں، اس ڈاکیومنٹ کے ساتھ There is no (A) and (B)، میں نے اس پر (کمپیوٹر میں) سرچ کی، تو یہاں بھی پرابلم ہے، یہاں بھی میرا وہ اوپن نہیں ہو رہا ہے، تو جناب سپیکر صاحب، یہاں یہ اس وقت اوپن نہیں ہو رہا ہے، اگر کمپیوٹر والے مجھے Assist کریں اور یہ اوپن کریں، اس کا جواب لیکن اس میں بھی سچی بات یہ ہے کہ اس میں جو میں نے تفصیل مانگی ہے وہ مجھے نہیں دی گئی ہے، میں ضلع وائز تفصیلات چاہتا ہوں، ضلع وائز تفصیلات چاہتا ہوں جو مجھے نہیں دی جارہی ہیں۔ ظاہر ہے میں جو سوال کرتا ہوں، جب سوال فریم کرتا ہوں تو اس کے پیچھے میرا ایک فلسفہ ہوتا ہے، ایک سوچ ہوتی ہے، ایک فکر ہوتی ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ Distribution کیسے ضلعوں کے درمیان کرتے ہیں؟ اگر آپ مجھے صحیح جواب نہیں دیں گے تو میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں گا کہ میں سوال پر جو ڈیبیٹ یہاں پر جنریٹ کرنا چاہتا ہوں، جو پالیسی کے اندر تبدیلیاں لانا چاہتا ہوں وہ نہیں ہو نگی، نتیجتاً اس اسمبلی کا وقت ضائع ہو جائے گا۔ تو جناب سپیکر صاحب، مجھے وہ تفصیل نہیں دی گئی ہے، میں نے ضلع وائز تفصیل بتائی ہے، اس میں تین چار پانچ ضلعوں کے نام ہیں باقی نہیں ہیں۔ یہ جو امبریلہ سکیمیں ہیں ان کی بھی 'بریک اپ' نہیں ہے کہ امبریلہ سکیموں کے اندر آپ نے کن کن ضلعوں کو حصے دیئے ہیں، بہت سی امبریلہ سکیمیں ہیں اس لئے میرے اس سوال کا جواب نامکمل ہے، یا اس کو کمیٹی کو ریفر کیا جائے یا میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ اس کا تفصیلی جواب مجھے کل آپ، کل تک اس کو ڈیفر کر دیں اور تفصیلی جواب مجھے دیں، ضلع وائز 'بریک اپ' مجھے دے دیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Ji, Minister Sahib, who will respond, Law Minister?

<u>معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت:</u> شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا کریم خان صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت:</u> جناب سپیکر صاحب، سسٹم میں Ongoing schemes کی ڈیٹیل موجود ہے، Ongoing schemes تیرہ ہیں جن میں Allocations ہوئی ہیں وہ بھی اس میں کلیئر ہیں۔ اس طرح New schemes ہیں، New schemes بارہ ہیں، اس کی ڈیٹیل اور

Allocation موجود ہے۔ جناب سپیکر! اس میں ہر ایک ڈسٹرکٹ میں جو سکیم جس ڈسٹرکٹ میں ہے، وہ ڈسٹرکٹ Mentioned ہے تو میں نہیں سمجھا کہ عنایت صاحب اس پر Confused کیوں ہو گئے؟ جیسا کہ Ongoing schemes میں Incentives for Economic Zones Development، تو یہ تو سارے صوبے کے اکنامک زونز ہیں، پھر اس میں Specific جو وہاں سے Incentives دیئے گئے ہیں تو اس کے لئے جو رقم مختص کی گئی ہے تو اس کے Claim پر آگے جا کر ریلیز ہو گی، اگر یہ جواب پڑھ کر وہ کچھ مزید پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ پھر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی عنایت صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: دیکھیں، میرا سوال بالکل Simple ہے کہ آپ مجھے ضلع وائز، اس میں دیرا پر کا مجھے نام بتائیں، منسٹر صاحب! میں نے پورے صوبے کا ضلع وائز 'بریک اپ' مانگا ہے کہ کس ضلع کو آپ نے کتنا فنڈ دیا ہے؟ اپر دیر کا نام مجھے اس پورے جواب کے اندر اپر دیر کا نام مجھے بتادیں، ظاہر ہے مجھے آپ نے تفصیل نہیں دی ہے، ٹھیک ہے جو پراجیکٹس آپ نے By name reflect کئے ہیں نوشہرہ کے لئے، چارسدہ کے لئے، سوات کے لئے، صوابی کے لئے، وہ تو ٹھیک ہے لیکن جو آپ نے By name reflect نہیں کئے اور آپ کی بلاک ایلوکیشن ہے، اس بلاک ایلوکیشن کی تفصیل کیا ہے؟ وہ آپ نے مجھے نہیں فراہم کی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس لئے میں کہتا ہوں کہ یہ جواب نامکمل ہے، یہ میں آپ سے ریکویسٹ کرونگا کہ آپ ان کو بتادیں، ڈیپارٹمنٹ کو یہ انسٹرکشنز ایشو کریں، یہ بار بار ہم یہ ریکویسٹ کرتے رہے ہیں کہ ہمارے جواب کو پورا پڑھ کر اسی کے مطابق ہمیں جواب دیا جائے۔ سچی بات یہ ہے کہ میں اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کیونکہ ضلع وائز بریک اپ مجھے نہیں دیا، آپ کو یہ جواب دینا چاہیئے تھا کہ اس صوبے کے اندر 38 ضلعے ہیں، اس ضلع کو اتنے فنڈز جاری ہوئے ہیں، اتنے پراجیکٹس ہوئے ہیں اور اس ضلع کو نہیں ہوئے ہیں، اس کو Nil ہے، آپ نے Nil کو Avoid کرنے کے لئے وہ ڈیٹیل نہیں دی ہے کیونکہ بہت سے ضلعوں کے اندر آپ کے فنڈز بالکل Nil ہیں، تو اس لئے میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی کریم خان صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت</u>: جناب سپیکر، آج سے تین چار دن پہلے لوکل گورنمنٹ میں Same Question آیا تھا، لوکل گورنمنٹ کا Domain جو ہے، وہ V/C تک پھیلا ہوا ہے، جہاں تک

انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے، اگر عنایت صاحب Mention کر دیں کہ سیریل نمبر فلاں، سیریل نمبر فلاں، سیریل نمبر فلاں، تو ٹھیک ہے وہ بریک اپ ہم ان کو دے دینگے لیکن As such اگر زونز کی بات ہے تو جہاں پر اکنامک زونز ہیں تو وہی ڈسٹرکٹس Mention ہونے ہیں، تو پلیز اگر سیریل وائزیہ ہمیں کہہ دیں کہ جی فلاں میں چاہیئے، فلاں میں چاہیئے ڈیٹیل تو Provide کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب، آپ Seasoned Parliamentarian ہیں، آپ سمجھتے ہیں کہ کوئسچن اسمبلی کے اندر گورنمنٹ کی Accountability کا سب سے Effective Mechanism ہے اور اس سے گڈ گورننس اور ٹرانسپیرنسی آجاتی ہے۔ اگر کوئسچن کا جواب حکومت صحیح طریقے سے دے گی اور جو ممبر نے مانگا ہے اسی کے مطابق دے گی تو ان کو فائدہ ہوگا، System Develop ہونگے، پلاننگ میں بہتری آئے گی، ڈیٹا ڈیویلپ ہو جائے گا، ضلعوں کی تفصیل آجائے گی کہ کس ضلع کے اندر آپ کے انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے سرے سے پراجیکٹس ہی نہیں ہیں۔ میں نے آپ کو بتادیا کہ پورے جواب کے اندر میں نے ضلعوں کی لسٹ مانگی ہے، میرے ضلع کا نام نہیں ہے کہ اس میں کونسا پراجیکٹ انڈسٹری کا چل رہا ہے؟ اس لئے میں جناب سپیکر صاحب، آپ سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ایک تو ان کو بتا دیں کہ مجھے پوری تفصیل، بریک اپ مجھے دے دیں، Privately مجھے دے دیں، منسٹر صاحب بڑا شریف آدمی ہے، ان کو بتائیں مجھے Privately تمام ضلعوں کے بریک اپ دے دیں لیکن آپ سے ایک رولنگ چاہتا ہوں، اس شرط پر میں مزید آگے نہیں جاتا، آپ سے ایک رولنگ چاہتا ہوں کہ ہمارے سوالات کے جوابات کے حوالے سے حکومت تھوڑی سنجیدگی کا مظاہرہ کرے اور جو ہم چاہتے ہیں وہی دے، اس سے Accountability ہوگی، گڈ گورننس میں بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر: اس میں دو رائے ہو نہیں سکتی، نہ اس میں رولنگ کی ضرورت ہے، یہ تمام محکمہ جات کی Responsibility ہے کہ جو کوئسچن کوئی آنریبل ممبر ان کو بھیجتا ہے اس کا مکمل جواب کوئسچن کے مطابق ہونا چاہیئے اور اس کو ان شاء اللہ Ensure کرائیں گے، ہمارا سیکرٹریٹ بھی اور منسٹر صاحب، آپ بعد میں ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان کو Satisfy کریں۔ ٹھیک ہے، تھینک یو۔ Question No. 7216, Rehana Ismail Sahiba, Answer is taken as read, supplementary please.

* 7216 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر ماحولیات و جنگلی حیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور چڑیا گھر میں مختلف جنگلی حیات کی مختلف دنوں میں اموات ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کل کتنے اور کون کونسے جانور اب تک موت کا شکار ہوئے ہیں اور اس کی وجوہات کیا تھیں، اس سے حکومت کو کل کتنا مالی نقصان اٹھانا پڑا اور کیا غفلت کے مرتکب اہلکاروں کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل فراہم کریں؟

سید محمد اشتیاق (وزیر برائے ماحولیات و جنگلی حیات): (الف) جی ہاں، پشاور چڑیا گھر میں بھی پاکستان اور دنیا کے دیگر چڑیا گھروں کی طرح اموات ہوئی ہیں۔

(ب) اس بات کا اظہار بھی مناسب ہے کہ دنیا کے تمام چڑیا گھروں میں اموات اور پیدائش چڑیا گھر جیسی سہولیات کا خاصہ ہیں اور ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہیں، مزید برآں پشاور چڑیا گھر میں اموات کی شرح دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے چڑیا گھروں اور پاکستان میں پرانے چڑیا گھروں کی نسبت انتہائی کم ہے اور مزید حوصلہ افزاء بات یہ ہے کہ کسی بھی چڑیا گھر کے بہتر انتظام وانصرام کا نتیجہ اس چڑیا گھر میں موجود جانوروں اور پرندوں کی افزائش کا شروع ہونا ہے، ہم بڑے فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ پشاور چڑیا گھر میں دنیا سے لائے گئے خطرے سے دوچار اقسام میں افزائش نسل کامیابی سے شروع کی ہے، ان اقسام میں عربی ہرن، لاما، سرخ ہرن، ببر شیر، دو کوہان والے اونٹ اور مختلف اقسام کے پرندے شامل ہیں۔ کامیاب افزائش نسل کا سلسلہ اس بات کی دلیل ہے کہ چڑیا گھر کا انتظام وانصرام نہایت مناسب اور احسن طریقے سے رکھا جا رہا ہے۔ یہ بات بھی قابل فخر ہے کہ پشاور چڑیا گھر میں مختلف ٹھیکیداروں کے ذریعے مختلف ممالک سے 91 جانور لائے گئے جن کی تعداد بڑھ کر 154 ہو گئی ہے۔

پشاور چڑیا گھر میں حالیہ دوران سال 20-2019 درج ذیل جانوروں کی اموات ہوئی ہیں:

-()S#	Animal name	No.	Cause of mortality
01	Giraffe	03	Shooting diarrhea
02	Black buck	01	Infection
03	Leopard	01	Hemorrhagic, necrotic foci
04	Markhor	01	Strike with fence
05	Zebra	01	Strike with fence
06	Wolf	01	Injured in wild and shifted to zoo for treatment
07	Chinkara	01	In Fighting and head injury

مختلف قسم کی انکوائری سے ثابت ہوا ہے کہ متعلقہ سٹاف نے پوری تندہی سے جانوروں کی صحت کا خیال رکھا ہے اور علاج کرتے رہے ہیں۔انکوائریوں کے دوران کسی کمی بیشی کی صورت میں متعلقہ عملے نے فوراً تصحیح کی ہے۔پشاور چڑیا گھر میں جانوروں کے بہتر انتظام وانصرام کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ محکمہ اپنی تمام پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لایا ہے۔

(الف) تمام جانوروں کے کلوژرز بین الاقوامی معیار کے مطابق بنائے گے ہیں اور ہر طرح سے خیال رکھا گیا ہے ان جانوروں اور پرندوں کی صحت، خوراک، آرام اور فلاح بہبود کو یقینی بنایا۔

(ب) صحت کی دیکھ بھال کے لئے نہایت تعلیم یافتہ ڈاکٹر اور اس کا سٹاف تعینات ہے یہ ڈاکٹر اپنی فیلڈ میں ایم فل ڈگری ہولڈر ہیں اور جنگلی جانوروں اور پرندون کے علاج کا تجربہ رکھتا ہے یعنی دو اسسٹنٹ جو کہ ایم فل اور ڈی وی ایم کی ڈگریاں رکھتے ہیں اس سٹاف کی تعلیم تجربہ کے پیش نظر پاکستان کے دیگر چڑیا گھروں سے متعلقہ سٹاف رابطوں میں رہتا ہے اور مشورے حاصل کرتا ہے مزید برآں ویٹرنری سٹاف کے لئے بیرون ملک تربیت کا بھی اہتمام زیر غور ہے۔

(ج) تمام نئے کیپرز کو لاہور چڑیا گھر کے سٹاف سے تقریباً تین ہفتوں کی ٹریننگ کروائی گی ہے۔تاہم اس امر کو بتانا بھی ضروری ہے کہ لاہور چڑیا گھر کی انتظامیہ نے بھی ہمارے کیپرز کو سراہا ہے۔

(د) پشاور چڑیا گھر نے تمام معمول کے کاموں جیسا کہ صحت ادویات کا استعمال، خوراک، اور دیگر روزانہ کے کاموں کے لئے سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز بنائے ہوئے ہیں جو کہ پورے ملک کے پرانے چڑیا گھروں کے لئے بھی ایک تقلید ہے اور ان کے مطابق ہے کہ یہ سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز ان کو بھی مہیا کئے جائیں تاکہ وہ اپنی سہولیات کے لئے بھی بنا سکیں۔

(ر) چڑیا گھر کے جانوروں اور پرندوں کی حفظان صحت کی مطابق متوازن خوراک کا بندوبست کیا گیا ساتھ ہی ہر جانور کے لئے ایک متوازن خوراک کی شرح کا بھی تعین کیا گیا ہے اور تمام احتیاطی تدابیر کا خیال رکھا گیا ہے اس طرح کی متوازن خوراک اور بہتر معیار باقی چڑیا گھروں کے لئے باعث تقلید ہے۔

(ز) پشاور چڑیا گھروں میں ایک بنیادی لیبارٹری کا قیام عمل میں لایا ہے جس سے معول کی تشخیص اور علاج کیا جاتا ہے جبکہ مکمل ویٹرنری سپتال زیر تعمیر ہے جس کے بعد جانوروں کی صحت کا انتظام یقیناً مزید بہتر ہو سکے گا۔

تخمنیہ کے حوالے سے یہ بات ضروری ہے کہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ افزائش کے ذریعے مختلف قسم کے خطرے سے دوچار درج ذیل جانور پیدا ہوئے جن کی تعداد اموات سے کہیں زیادہ ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گی)

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب، میں نے یہ Peshawar Zoo کے متعلق سوال کیا تھا کہ آئے روز ہم سنتے ہیں کہ Peshawar Zoo میں جانوروں کی اموات ہوتی رہتی ہیں، انہوں نے بھی ایڈمٹ کیا ہے کہ یہاں پر اموات ہوتی ہیں لیکن وہ چڑیا گھر کا خاصہ ہے۔ جناب، یہ سارے قیمتی جانور جو ہیں، انہوں نے خود لسٹ دی ہے کہ اس میں زرافہ، چیتا، مار خور، بھیڑیا، یہ سارے مر چکے ہیں، جناب، چڑیا گھر میں ان کے لئے وہ انوائرنمنٹ تو ہونا چاہیئے، ان کی Care ہونی چاہیئے، یہ بے زبان جانور ہیں، ان کی رہن سہن کا، ان کی خوراک کا، ان کی میڈیکل سہولیات کا اور میں نے یہ بھی کوسچن کیا ہے کہ اس کی وجوہات کیا ہیں، یا اس میں جو غفلت کے مرتکب اہلکار ہیں، ان کے خلاف کوئی کارروائی ہے کہ نہیں؟ تو اس میں کوئی کارروائی انہوں نے نہیں بتائی کہ ان کے خلاف کوئی کارروائی بھی ہوئی ہے، ان جانوروں کا خیال اس طرح نہیں رکھا گیا، میں سمجھتی ہوں اور جو انہوں نے کہا ہے کہ افزائش ہوئی ہے تو اچھی بات ہے ان کے لئے بھی ماحول ہونا چاہیئے کہ یہ افزائش ہو لیکن اس میں قیمتی جانوروں کی اتنی افزائش کا نہیں بتایا ہے، صرف ایک ہرن اور ببر شیر کے علاوہ وہاں پر اگر آپ جا کے دیکھیں تو وہاں پر Greenery بھی نہیں ہے اور ماحول بھی اس طرح نہیں ہے اور وہاں پر جو وزیٹرز آتے ہیں، جو جانوروں کو تنگ کرتے ہیں، ان کے تحفظ کے لئے بھی مناسب انتظام ہونا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اشتیاق ارمڑ صاحب، آنریبل منسٹر فار انوائرونمنٹ۔

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات و جنگلی حیات): بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، محترمہ نے جو کوئسچن کیا ہے، اس کے بارے تھوڑا سا بتاؤں، تھوڑا سا میں آپ کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اورنگزیب نلوٹھا صاحب، سپلیمنٹری، مائیک کھولیں۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ بہت اچھا سوال تھا میڈم کا، جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ جنگلی جانوروں کی حفاظت محکمے کی ذمہ داری ہے تو میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ جنگلی جانوروں سے انسانوں کی حفاظت، انسانوں کے مال مویشیوں کی حفاظت، ان کی فصلوں کی بھی حفاظت کی ذمہ داری بھی محکمے کے ذمے ہے یا نہیں ہے؟ اور اس کے لئے منسٹر صاحب اور ان کا محکمہ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟ جنگلی جانوروں سے تحفظ کے لئے انسانوں، ان کی فصلوں اور ان کے مال و مویشیوں کے لئے کیا یہ اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ، سپلیمنٹری۔

محترمہ نعیمہ کشور: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ اس پر اگر دیکھا جائے تو کورٹ نے بھی ایکشن لیا ہے اور سپریم کورٹ کے جج نے اس پر ریمارکس دیئے ہیں کہ جتنے بھی یہ جانور ہلاک ہوئے ہیں، ان کے جو نگہبان ہیں یا جو ان کے جو لوگ ہیں، ان کو چند دنوں کے لئے ان پنجروں میں بند کیا جائے جن کی غفلت کی وجہ سے یہ جانور ہلاک ہوئے ہیں، یہ سپریم کورٹ کے جج کے ریمارکس آئے ہیں کہ کیوں ان کی غفلت سے یہ بے زبان جانور ہلاک ہوئے ہیں؟ دوسرا میرا جو کوئسچن ہے، میرا جو اپنا کوئسچن ہے، وہ یہ ہے کہ یہ فیصلہ ہوا تھا کہ یہ جو Zoo ہے، ان کو جو انوائرنمنٹ ہے، ان کا اپنا جو اوریجنل انوائرنمنٹ ہے، اس میں منتقل کیا جائے گا، یہ جو ہم Artificial Zoo بناتے ہیں، اس سے نکال کے وہ کرے گا، تو اس کے لئے یہ لوگ کیا کر رہے ہیں، اس کو کب منتقل کریں گے؟

جناب سپیکر: جی اشتیاق ارمڑ صاحب۔

وزیر ماحولیات و جنگلی حیات: جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں ان سارے کوئسچنز کا میں ایک ہی اس میں جواب دے دوں گا۔ یہ جو ہمارا Zoo ہے، یہ تقریباً پاکستان کا سب سے بڑا Zoo ہے، جو لاہور کا Zoo ہے، وہ 29 ایکڑز پر ہے، جو ہمارا Zoo ہے 29 ایکڑز پر، اور جس طرح محترمہ نے بات کی ہے، یہ فرسٹ ٹائم ہو رہا ہے، ایک لرننگ پراسیس سے گزر رہے ہیں، ان کو جو ماحول ہم Provide کر رہے ہیں، کوشش کر رہے ہیں، ہم نے ٹریننگ کی ہے، Lahore Zoo سے ہم نے ٹریننگ کی Animal

Keeper کے لئے، آرمی سے ہم نے ہیلپ لی، کئی جگہوں سے ہم نے ہیلپ لی لیکن بعض چیزیں قدرتی طور پر ہو جاتی ہیں، جس طرح جانوروں کی بات کر رہے ہیں کہ زرافہ کی موت ہوئی، ان سے کتنا نقصان ہوا ہے اور دوسروں سے، تو ان میں جو وائرس ہے، ہمارے پاس وہ لیبارٹری نہیں تھی بلکہ پاکستان کے اندر وہ لیبارٹری ہے ہی نہیں جو لیبارٹری اس وائرس کی ہے، جس طرح کورونا کا ہے، ابھی تک کوئی اس سے ریزلٹ نہیں نکل آیا لیکن ہم لگے ہوئے ہیں۔ جس طرح سے اس نے بات کی ہے، ہمارے پاس کوئی Ninety one species ہم باہر سے لائے اور یہ نہیں وہ بتا رہے ہیں کہ ان کی تعداد اب کتنی ہو گئی ہے؟ ان کی تعداد اب 154 ہو گئی ہے، تعداد ہماری روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جس طرح آپ کو تفصیل کے ساتھ نام بھی دیئے گئے ہیں نیچے، تو آپ دیکھیں کہ اس میں یہ تعداد کہاں سے کہاں بڑھ گئی؟ دوسری بات جو زرافے سے ہمیں نقصان ہوا ہے وہ تین کروڑ Something ہے اور جو ہمیں پرافٹ ہوا ہے وہ چار کروڑ سے بھی اوپر ہے، جو ہمارے اور نئے جانور آئے اور جو ہمیں پرافٹ ہوا، گیٹ سے مختلف طریقوں سے، 12 کروڑ سے بھی اوپر گیا ہے وہ اللہ کے فضل سے، تو آپ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں، میں آپ کے ساتھ Agree ہوں، کئی جگہوں پر کوتاہیاں ہوئی ہیں، ہمارے پاس ڈاکٹرز بھی ہیں، ہمارے پاس سب کچھ ہے لیکن قدرتی جو اموات ہوتی ہیں، جس طرح سے وائرس پھیلتی ہے تو اس کے لئے ہم سدباب، کوشش بھی کر رہے ہیں، لیبارٹری بھی ہمارے پاس نہیں ہے، ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس طرح ہو جائے۔ دوسری بات نلوٹھا صاحب نے کی، اب بد قسمتی یہ ہے کہ وہ شیر جو ہماری جنگلوں میں پائے جاتے تھے، تقریباً اس کی بھی تعداد، کوئی 52 ٹائیگرز ہو گئے، کورونا میں ہمیں پتہ چل گیا کہ آپ کے علاقے میں 52 ٹائیگرز تقریباً ہونگے، اب اس میں غلطی کسی کی نہیں ہے، لوگ جنگلوں میں جا رہے ہیں، گھر بنا رہے ہیں، ان کی طرف آپ بڑھ رہے ہیں، ہم کوشش کر رہے ہیں، روز بروز آبادی بڑھ رہی ہے وہ تو جانور اپنی جگہ پر موجود ہیں، اسی جنگل میں ہم جا رہے ہیں اس کی طرف، تو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کا بھی سدباب کیا جائے اور دوسری بات تو میرے خیال میں محترمہ کو میں نے بتا دیا ہے کہ وہی بات ہے جو میں نے کہہ دیا ہے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی حمیرا خاتون صاحبہ، جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: سر، یہ منسٹر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، لوگ نہیں جاتے ہیں جنگلی جانوروں کی طرف، بہر حال چلو جو اس نے کہا ہے ٹھیک ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ جنگلی جانوروں نے میرے

حلقے میں تین آدمیوں کو جان سے مارا ہے، کچھ زخمی کئے ہیں اور یہ ذرا بتادیں کہ جو جنگلی جانور شیر یا جو بھی جانور ہے، جس سے آدمی کی جان ضائع ہو جاتی ہے اس کے لئے کوئی معاوضہ انہوں نے رکھا ہوا ہے؟ ایک ایک سال ہو گیا ہے جی ان لوگوں کو اس وقت تک معاوضہ نہیں ملا ہے، تو کیا منسٹر صاحب یہ بتادینگے کہ ان کو معاوضہ ملے گا یا نہیں ملے گا یا کوئی اس طرح کی صورتحال ہوتی ہے؟

وزیر ماحولیات و جنگلی حیات: جی بالکل، ان کو معاوضہ ملے گا، اس کے لئے ہم نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے، بلکہ ہماری میٹنگ، اس طرح پی ڈی ایم اے میں لوگوں کے نقصان کا ازالہ کیا جاتا ہے، اسی طرز کا، اسی طریقے سے ہم بھی کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ ان کو ہم Compensate کریں گے۔

جناب سپیکر: جی حمیرا خاتون صاحبہ۔ (محترمہ ریحانہ اسماعیل، رکن اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے) آپ کا جواب آ گیا۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب منسٹر صاحب تو قدرت پر یہ بات چھوڑ رہے ہیں، اگر قدرت پر چھوڑنا تھا تو جانور کھلے چھوڑے ہوتے تو ہم مانتے کہ قدرت کا کام ہے لیکن جب آپ ان کو پنجروں میں بند کرتے ہیں تو حکومت کی ایک ذمہ داری بھی ہوتی ہے اور آج اخبار اٹھا کر دیکھ لیں، تو رپورٹ ہوئی ہے کہ چڑیا گھر میں 9 جانور پھر مر گئے ہیں، یہ Responsibility گورنمنٹ کی ہے کہ اس کا خیال رکھا جائے۔ پچھلے دنوں آپ نے سنا ہوگا کہ ریچھ بھی لاپتہ ہوا تھا، 72 گھنٹے اس کا پتہ بھی نہیں چل رہا تھا، جس طرح نلوٹھا صاحب نے کہا کہ اگر اس طرح خطرناک جانور نکلیں گے تو یہ آبادیوں کے لئے بھی مشکلات ہونگی اور ان جانوروں کی بھی حفاظت ہونی چاہیئے، انسانوں کی بھی ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر ماحولیات و جنگلی حیات: جی محترمہ کو تو میں نے پہلے بھی بتایا کہ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں، ہم لرننگ پراسیس، میں نے کہا یہ فرسٹ ٹائم، First Zoo کے پی کے اندر، اس میں کوتاہیاں بھی ہوئیں، اب جیسے میں سارے بھائیوں کو بتاؤں کہ شیر کی خصلت ہے کہ وہ رات کو شکار کرتا ہے اور دن کو سوتا ہے، جیسے کہ سب کو پتہ ہے لیکن اس کو ہم نے چینج کیا، اس کو ہم جلدی سے کھانا دیتے ہیں رات کو تاکہ وہ سو جائے اور دن کو لوگ آتے ہیں اس کو دیکھنے کے لئے، اور آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے لوگوں نے بھی اس کو پتھر مارے، پتہ نہیں کیا کوشش کر رہے کہ اس کو ہم دیکھیں کیونکہ ہم نے پیسے دیئے ہیں، وہ دیکھیں گے تو ضرور، تو ان کے لئے ہم نے ایک Fine لگایا ہے اور سختی کر رہے ہیں کہ وہاں پر جو بھی جانوروں کو پتھر

مارے یا کوئی کرے تو ہم ان سے پانچ ہزار سپاٹ کے اوپر جرمانہ لیتے ہیں ان کو پکڑ کر، تو سخت سے سخت سزا دے رہے ہیں، ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو ہم جس طرح ہمارے وائلڈ لائف کے لگے ہوئے ہیں، ان میں بڑے ماہر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، اس کام سے وابستہ لوگ ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے پتھر کیوں رکھے ہوئے ہیں Zoo کے اندر؟ پتھر ہی ہٹا دیں۔

وزیر ماحولیات و جنگلی حیات: باہر سے لوگ، وہ جیب میں لوگ لاتے ہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 7047، جناب سراج الدین صاحب، نہیں آئے، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 7176، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 7176 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر محاصل و آبکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا میں مروجہ قوانین کے تحت کلیریکل اور کلاس فور ملازمین کی بھرتیوں میں معذوروں، اقلیتوں و خواتین اور ایمپلائی سنز کا کوٹہ مقرر ہے؛

(ب) اگر جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ ایک سال کے دوران محکمہ ہذا میں معذوروں، خواتین اور ایمپلائیز سنز کوٹہ کے تحت بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل اور ضلع وار تعداد بتائی جائے، نیز ان بھرتیوں کے لئے اپنائے گئے طریقہ کار تفصیل فراہم کی جائے؟

سید غازی غزن جمال (معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل): (الف) محکمہ ہذا میں کلیریکل کیڈر کی کوئی بھی پوسٹ موجود نہیں، البتہ کلاس فور ملازمین کی بھرتیوں میں معذوروں، اقلیتوں و خواتین اور ایمپلائز سنز کا کوٹہ موجود ہے۔

(ب) بذریعہ EATA-2017 اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا جس میں خواتین اور اقلیتوں کی پوسٹیں بھی مشتہر ہوئی تھیں جس میں بذریعہ EATA-2018 کے سکریننگ ٹیسٹ میں خواتین و اقلیتی کوٹہ میں کوئی بھی امیدوار ٹیسٹ پاس نہ کر سکا، نیز ان کے کوٹہ کی سیٹیں مختص کر دی گئی ہیں جب بھی دوبارہ اخبار میں اشتہار دیا جائے گا تو اس میں ان کو شامل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ معذور کوٹہ میں درج ذیل تعیناتی کی گئی ہے:

نمبر شمار	نام	تعلیمی قابلیت	بھرتی کے طریقہ کار کی تفصیل	ضلع
1	عادل نثار	بی اے	بذریعہ EATA کے تحت بطور ASI معذور کوٹہ میں مورخہ 29-03-2019 بھرتی ہوا ہے۔	پشاور

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرے سوال کا جواب تو 75% ٹھیک آیا ہے لیکن میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ اس میں انہوں نے مجھے جواب دیا ہے کہ کلریکل پوسٹ جو ہے، وہ نہیں ہے اس محکمے میں، تو میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیا اس محکمے کی ضرورت ہی نہیں ہے کلریکل پوسٹ، اور یا Create کروانی ہے، اس کی کیا لانگ ٹرم کوئی پلاننگ ہے کہ کیا صورتحال ہے؟

جناب سپیکر: ہاں جی، کون ریسپانڈ کرے گا؟ جی اچھا۔

معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل: تھینک یو جناب سپیکر۔ بالکل ایسے ہی ہے جس طرح انہوں نے کہا کہ کلریکل پوسٹ Currently exist نہیں کرتی ایکسائز کے آفس کے اندر، ہمارے پاس مزید اپنے سٹینو گرافرز اور جو ہماری اپنی سپیشل پوسٹس ہیں، وہ ہیں، ہمیں کوئی کلریکل سٹاف کی مطلب نہ ضرورت ہے اور نہ اس کے لئے کوئی فیوچر پلان ہے، بلکہ Infact یہ Transition بنایا گیا ہے، پہلے ایکسائز محکمے کے اندر کلریکل پوسٹ Exist کرتی تھیں لیکن اب ہم نے ختم کر دی ہیں، اب کلریکل پوسٹ نہیں Exist کرتی۔

جناب سپیکر: ٹھیک آ گیا جواب، ٹھیک ہے غزن جمال صاحب۔

Question No. 7275, Muhtarma Samar Bilour Sahiba, Answer is taken as read, supplementary please.

*_ 7275 Ms. Samar Haroon Bilour: Will the Minister for Environment state that:

(a) What is the criteria for site selection of plantation, especially in Peshawar;

(b) That Wall City Constituency PK-78, suffering from pollution and unluckily consistently over looked by government, so, what are the government intentions in this regard and when will plantation is started in PK-78?

Syed. Muhammad Ishtiaq (Minister for Environment): (a) The criteria for site selection of plantation under 10-BTAP are as under:

1. Government and private owned wasteland.
2. Sufficient space for planting.
3. Willingness of the land owner.

To address the issue of pollution, regular planting campaigns are being launched by the Forest Department each year with closed collaboration with the district administration and other line departments, wherein all the line departments including

Educational institutions, Health Department, Police Department, TMAs, Revenue Department etc., assigned with the task of plantation. (Detail of plants provided to various organization is enclosed as Annex-A).(Detailed Provide to the House)

Free distribution of plants to the general public is also carried out for planting the plants in their farmlands, houses, graveyards etc. Besides this department, plantation in District Peshawar is also executed in order to control the issue of pollution. (Detailed Provide to the House).

محترمہ ثمر ہارون بلور: السلام علیکم سپیکر صاحب، کوئسچن کے دو پارٹس ہیں Part one is quite comprehensively answered, so, I am satisfied with that, پارٹ ٹو میں میں نے پوچھا ہے کہ میرے حلقہ PK-78 کے بارے میں Plantation Drive یا پلانٹیشن کے کیا پلان ہیں؟ تو اس کا جواب مجھے نہیں ملا اور مجھے ایک لمبی سی ایک لسٹ مل گئی ہے باقی ایریاز کی لیکن اگر منسٹر صاحب چیک کریں تو اس میں میرے حلقے کا کوئی Mention نہیں ہے Which is not the answer to my this part of my Question.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات و جنگلی حیات): جی جناب سپیکر صاحب، اس میں کسی بھی حلقے کا نہیں ہوتا، ڈسٹرکٹ پشاور تو ڈسٹرکٹ پشاور میں آپ کا بھی حلقہ ہے، میرا بھی، ہم سب کا حلقہ ہے، اسی میں ہم کام کر رہے ہیں، ابھی یہ ہم جو فوکس کر رہے ہیں، Urban forestry پہ ان شاء اللہ ہم فوکس کر رہے ہیں، جس طرح انڈیا میں ہو رہا ہے میرے خیال میں، سب سے Best ہو رہا ہے، اس کی طرف ان شاء اللہ آ رہے ہیں اور ابھی بھی لوکل گورنمنٹ کے ساتھ ہمارا ایک ہوا ہے، سکولوں کے ساتھ ہمارا ایک ہوا ہے جتنے بھی سکولز ہیں، ان کے اندر اگر ادھر جگہ ملتی ہے، جتنی بھی پولیس ہے اور جتنے بھی سارے پولیس سٹیشنز ہیں، ان کے اندر، قبرستانوں کے اندر ہم نے فوکس کیا ہوا ہے تو ان شاء اللہ آپ کا حلقہ جو ہے 78 اس میں بھی ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ آپ کے ساتھ بیٹھ کر، اگر آپ کے پاس کوئی جگہ ہے جو حکومت کو آپ دینا چاہتے ہیں وہ ایسا نہیں ہوتا، لیز پہ یا کچھ ٹائم کے لئے اگر آپ کے پاس کوئی جگہ ہے، میں نے کامران خان سے بھی بات کی ہے جو ہمارے سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم ہے تو وہ بھی کوشش کریں کہ ہمیں اوقاف کی کہیں پلاٹ دے دیں شہر کے اندر تاکہ ہم Urban forestry کے اوپر فوکس کریں، ہم

کوشش کرینگے جس طرح ہم نے بلین ٹری کا جو پراجیکٹ کیا، مضافات میں مختلف علاقوں میں اسی طرح اب ہم فوکس کررہے ہیں Urban forestry پہ تاکہ ہمارے شہر بھی خوبصورت ہو جائیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ثمر بلور صاحبہ۔

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور:</u> اشتیاق صاحب، آپ کی بات درست ہے لیکن میرا کوئسچن Specific پی کے 78 کے بارے میں تھا کہ آپ کی طرف سے کیا Plans already in the work ہیں؟ تو ہیں، نہیں ہیں، کچھ بھی نہیں ہے؟ At least اس کا مجھے جواب ملنا چاہیئے۔

<u>وزیر ماحولیات و جنگلی حیات:</u> جناب سپیکر صاحب، میں نے کہہ دیا کہ ڈسٹرکٹ پشاور کے لئے ہم پلان کر رہے ہیں Urban forestry پہ ہم فوکس کر رہے ہیں، کئی شہروں میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ Urban forestry پہ آجائیں اور جس طرح میں نے آپ کو کہہ دیا کہ اگر آپ کے حلقے کے کوئی مسائل ہیں، آپ کے پاس کوئی پارک ہے، کوئی جگہ ہے تو آپ مجھے دیں، ان شاء اللہ میں خود آپ کے ساتھ جاؤں گا وہاں پہ ہم پلانٹیشن کرینگے۔

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور:</u> سپیکر صاحب، آپ ان کو گائیڈ کریں کہ In a certain time period یہ میرے ساتھ بیٹھیں کیونکہ ابھی کہہ دینگے پھر بعد میں ان کو پکڑنا بڑا مشکل ہو گا۔

<u>وزیر ماحولیات و جنگلی حیات</u> نہیں نہیں، کوئی نہیں، ہمارا ڈی ایف او ہے، ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر ہے، وہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائے گا، اگر آپ کے پاس کوئی جگہ ہے تو ہمیں تو خوشی ہو گی کہ اگر آپ جگہ ہمیں Provide کر سکتے ہیں پشاور کے اندر کہیں بھی، تو ان شاء اللہ ہم مل کر ساتھ کام کرینگے ان شاء اللہ، جس طرح پہلے بھی آپ لوگوں نے ہماری مدد کی ہے اور کئی جگہوں پہ اپوزیشن نے ہماری مدد کی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ بلین ٹری آج جو دنیا میں اس کو Recognition ملی ہے تو آپ لوگوں کی بدولت اور اس کے پی کے لوگوں کے لئے خوشخبری ہے میرے خیال میں ان شاء اللہ ہم ساتھ مل کے کام کرینگے۔

<u>Ms. Samar Haroon Bilour</u>: Okay ji, thank you.

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you ji. Question No. 7223, Muhtarma Sobia Shahid Sahiba, Answer is taken as read, supplementary please.

* 7223 _<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> کیا وزیر محنت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مزدور قوم کا اہم سرمایہ ہیں اور صوبائی حکومت نے مزدوروں کی اجرت 17500 روپے مقرر کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) تمام مزدوروں کو مقرر کردہ کم از کم تنخواہ 17500 مل رہی ہے، اگر نہیں تو کیوں؛

(ii) آیا تمام مزدوروں کو سوشل سیکورٹی اور ای او بی آئی کارڈ دیئے گئے ہیں؛

(iii) فیکٹری ایکٹ اور مذکورہ اجرت پر کتنا عمل درآمد ہو رہا ہے اور کتنے فیصد مزدور اجرت سے محروم ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت و افرادی قوت): (الف) جی ہاں، مزدور کسی بھی قوم کا اہم سرمایہ ہوتے ہیں۔ صوبائی حکومت نے صنعتی اور تجارتی اداروں میں غیر ہنر مند مزدوروں کی تنخواہ 17500 روپے صوبے بھر کے لئے مقرر کی ہے جو کہ یکم جولائی 2019 سے نافذ العمل ہے، نوٹیفکیشن لف ہے۔

(ب) (i) صوبہ بھر میں زیادہ تر صنعتی اور تجارتی مزدوروں کو مقرر کردہ تنخواہ 17500 روپے کی ادائیگی کی جارہی ہے جبکہ بعض ادارے اس قانون پر عمل درآمد نہیں کر رہے، ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیل	فیکٹریز انسپکٹر کارکردگی 2019	شاپس انسپکٹر کی کارکردگی 2019	ٹوٹل
1	انسپکشن کی تعداد	9668	41505	51173۔
2	انسپکشن کی تعداد	5165	4962	10127۔
3	حل شدہ کیسز	3590	4488	8078۔
4	عائد کردہ جرمانے	Rs.8.456 Million	Rs.10.011 million	Rs.18.467 million

(ii) پراونشل ایمپلائیز سوشل سیکورٹی آرڈیننس 1965 کے تحت صنعتی اور تجارتی اداروں میں کام کرنے والے 79485 کارکن، مزدور ایمپلائیز سوشل سیکورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ ای او بی آئی وفاق کے زیر انتظام ہے جس کا ریکارڈ محکمہ محنت کے پاس موجود نہیں ہے۔

(iii) حکومت کی طرف سے مقرر کردہ اجرت برائے غیر ہنر مند کا نفاذ کرنے کے لئے نظامت محنت نے حال ہی میں Khyber Pakhtunkhwa Payment of Wages Rules, 2018 کا اجراء کیا جس کے تحت تمام فیکٹریوں کے مزدوروں کی ماہانہ تنخواہ بذریعہ شیڈول بینک ادائیگی کرنے کا پابند کیا،

اس پر عمل کرتے ہوئے ابھی تک صوبہ بھر کی 747 رجسٹرڈ فیکٹریوں میں سے 426 فیکٹریوں نے اس حکم کی تعمیل کی جس سے 37251 مزدور بذریعہ بینک تنخواہ وصول کر رہے ہیں، باقی ماندہ 12626 مزدوروں کے کیسز بینک اکاؤنٹس کھولنے کے مراحل سے گزر رہے ہیں، مزید 3315 خلاف ورزیوں کے چالان لیبر کورٹ میں دائر کئے گئے، لیبر کورٹس نے 1607 مقدمات نمٹاتے ہوئے اب تک 3007900 روپے کے جرمانے عائد کئے ہیں۔

مزید براں اتھارٹی انڈر پیمنٹ آف ویجز ایکٹ کے تحت ایسے مزدور جن کی تنخواہ کی مناسب ادائیگی نہیں ہو رہی وہ اپنی شکایات اتھارٹی کے پاس داخل کرا سکتے ہیں جو کہ ان کے بقایا جات صنعتی اور تجارتی اداروں سے وصول کر کے مزدور کو دیتی ہے، اس اتھارٹی کی کارکردگی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیل	2019
1	اتھارٹی کے پاس سابقہ کیسز	669
2	امسال کیسز کا اندراج	270
3	امسال فیصلہ شدہ کیسز	311
4	مزدوروں کو اجرت کی بحالی / ادائیگی	13.182 ملین روپے

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرا ایک Simple question تھا اور یہ ایک بہت اہم کوئسچن ہے ہمارے مزدور طبقے کا جو کے پی کے کے ہیں جس پر ہمارا یہ پورا صوبہ چل رہا ہے اور ان کی تنخواہوں کا مسئلہ تھا، جو 2019 جو بجٹ تھا، اس میں 17,500 مقرر کر دی گئی ہے لیکن اس کا چیک اور بیلنس کا میں نے پوچھا ہے اس میں، اس میں جواب میں مجھے تو "ہاں" ملا ہے کہ جی ہاں۔ دوبارہ میں نے پورے صوبے کے مزدور کا کہا ہے، تجارتی اور صنعتی، صنعتی اس کا میں نے نہیں پوچھا، میں نے کہا ہر جگہ آپ کے گھر میں، کسی سٹور میں، کسی چھوٹے سے سکول میں ٹیچرز بھی مزدور ہیں، ان کی بھی، سب کی میں وہ تنخواہوں کے چیک اینڈ بیلنس کے لئے کیا لیجسلیشن ہوئی ہے یا کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟ اس کے لئے آپ لوگوں کے لئے کیا عمل کریں گے تاکہ ہماری گورنمنٹ اور سب کو پتہ ہو کہ ہر ایک غریب مزدور کو سترہ ہزار ملتے ہیں۔

جناب سپیکر: لیبر منسٹر، جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، میں اپنے کوئسچنز پورے کروں، سر! مجھے تو افسوس اس بات کا ہے کہ مزدور کے حق کی بات کی جو یہ محکمے نے مجھے جواب دیا ہے، یہ آپ لوگ خود پڑھیں میرا سوال کیا ہیں جواب مجھے کیا مل رہے ہیں؟ اور جو جواب ان لوگوں نے دیئے ہیں کہ وہ بھی کسی فیکٹری میں ان لوگوں کا اندراج ہے اور باقی ہم نہیں کر سکے جو ان کا ارادہ، مطلب اپنی ناکامی اس Answer میں، تو مجھے گورنمنٹ کا Failure لگ رہا ہے کہ وہ تو مزدور کو اپنا حق نہیں دلا سکتی تو باقی کوئی کیا اس سے توقع رکھیں گے؟ ایک غریب مزدور چاہے وہ جہاں بھی ہے لیکن آپ سب لوگ، یہ سارے ایوان کو میں یہ ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس Answer کو تفصیل سے پڑھیں۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر برائے محنت وافرادی قوت): ان سے کہیں اپنی دل کی بھڑاس نہ نکالا کریں۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر برائے محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، انہوں نے جو بات کی، میں شکریہ ادا کرتا ہوں بلکہ ان کا، یہ بڑی Important بات ہے اور میں چاہتا بھی ہوں اور میں نے جب سے، چونکہ مجھے فروری میں یہ ڈیپارٹمنٹ ملا ہے، کورونا آگیا، اس میں میرے خیال سے ابھی ایک مہینہ ملا ہے مجھے جس میں میں نے سب سے پہلے میں نے پوچھا ہے کہ جی مزدور کتنے رجسٹرڈ ہیں؟ تو کسی کو نہیں پتہ تو اس پہ میں نے کام شروع کر دیا ہے، جناب سپیکر کہ ہم سب سے پہلے تو اپنے مزدوروں کو گنے کہ ہیں کتنے صوبے کے اندر؟ ایک تو وہ ہو رہا ہے، دوسرا یہ کہ یہ صوبائی حکومت نے 17500، Wages مقرر کی تھی اور یہ یکم جولائی 2019 سے یہ نافذ العمل ہوئی ہے تو جناب سپیکر، انہوں نے کہا ہے کہ اس پہ کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟ تو میں ان کو اقدامات بتانا چاہتا ہوں کہ تقریباً جو ڈیپارٹمنٹ کے پاس جو اختیار ہے میں صرف اس کا بتاتا ہوں کہ 51 ہزار انہوں نے تقریباً جو ہیں، 51 ہزار انہوں نے انسپکشنز کیں ہیں جو انہوں نے کہا تجارتی اور صنعتی اداروں کے اور تقریباً 10 ہزار کے اس سے زیادہ چالان کئے ان کو جو عمل نہیں کر رہے تھے۔ اسی طرح تقریباً کوئی 8 ہزار کے قریب کیسز جو کورٹ میں گئے انہوں نے حل کئے اور 18.46 ملین جرمانہ ہوا، جو ادارے اس پر عمل نہیں کر رہے تھے ان کو جرمانہ ہوا ہے یعنی یکم جولائی 2019 سے لے کر ابھی تک 18.46 ملین یہ جرمانہ ہوا ہے۔ جو انہوں نے رجسٹریشن کی بات کی جناب سپیکر، یہاں

دو قسم کی رجسٹریشن ہوتی ہیں، ایک ہوتا ہے ای او بی آئی کے ساتھ جو وفاق کا ادارہ ہے۔ ایک ہوتا ہے ہمارا سوشل سکیورٹی جو صوبائی حکومت کرتی ہے، اس کے اندر تقریباً جو اس وقت رجسٹرڈ ہیں وہ ہیں 79 ہزار سے اوپر لوگ ہیں جو یہاں رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، انہوں نے پوچھا ہے کہ اجرت پر کتنا عمل ہو رہا ہے اور کتنے فیصد مزدوروں کو اجرت سے محروم کیا گیا ہے؟ تو جناب سپیکر، یہ میں نے جیسے آپ سے کہا کہ جو لیبر ڈیپارٹمنٹ ہے انہوں نے Khyber Pakhtunkhwa Payment of Wages Rules, 2018 کے تحت ہم نے Bound کر دیا ہے تمام فیکٹریوں کو کہ آپ شیڈول بینک کے ذریعے ان کی تنخواہیں دیں تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ اس پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا؟ اس میں سے جناب سپیکر، تقریباً کوئی 447 فیکٹریاں ہیں، ان 447 میں سے 426 نے اس پر عمل کیا ہے اور جو تقریباً اس سے 37 ہزار 251 مزدوروں کی تنخواہیں Through Bank جا چکی ہیں، 12 ہزار 626 جو ہیں اس وقت ان کے کیسز جو بینک اکاؤنٹ کھولنے میں اس وقت، ان مراحل سے گزر رہے ہیں اور تقریباً تین ہزار 315 کے خلاف جو ہیں، وہ خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں، وہ لیبر کورٹ میں گئے ہیں اور تقریباً جناب سپیکر، تیس لاکھ روپے ان کو جرمانہ بھی ہوا ہے جو عمل نہیں کر رہے ہیں۔ ابھی اس میں جو اصل چیز ہے ایک تو یہ ہے کہ جو اتھارٹی بنی ہے، ہمارے لیبر ڈیپارٹمنٹ نے ایک اتھارٹی بنائی ہے جو Under Payment of Wages Act ہے جناب سپیکر، اس میں ہم نے یہ Suggestion دی ہے کہ آپ، جس کو تنخواہ 17500 سے کم مل رہی ہے، آپ Application دیں اس اتھارٹی کو، جن جن کی Applications آ رہی ہیں، میرے پاس پوری ڈیٹیل ہے، اس پر کارروائی ہو رہی ہے لیکن میں جناب سپیکر، ایک چیز میں، یہاں پہ اپوزیشن بھی بیٹھی ہے، یہاں پہ حکومت بھی بیٹھی ہے، یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر ایسی قانون سازی کریں جس سے عوام کو فائدہ ہو، اس وقت لیبر ڈیپارٹمنٹ کے پاس اختیار کچھ بھی نہیں ہے، اگر اس وقت میرے پاس یہ اختیار ہے کہ میں جا کے پیٹرول پمپ کو چیک کروں، جو لکھا ہوا ہے اور سی این جی کو میں چیک کروں کہ اس کے کہیں گیجز میں فرق تو نہیں ہے لیکن میں اس کو سزا نہیں دے سکتا، تو جب تک اب سزا کا اختیار نہیں ہو گا اس ڈیپارٹمنٹ کے پاس تو میرے خیال سے یہ چیزیں جنہوں نے کو سچن کیا، میں بالکل ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں، میری ابھی کوشش ہے، میں نے دے دی اپنی امنڈمنٹ، اس میں ہم نے کچھ سزائیں مختص کی ہیں کہ اگر کوئی پیٹرول پمپ یا سی این جی یا دکاندار اگر وہ تلہ جو کہتے ہیں، میزان، اس کا یہ سارا اختیار ہمارے پاس ہے لیکن صرف اختیار ہے اور سزا دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے، تو یہ جو چیز

ہے، یہ میں ریکویسٹ کروں گا تمام ایوان سے، اب وہ امنڈ منٹس آ رہی ہیں، تھوڑا بہت یہ اختیار ملے کہ اگر کوئی فیکٹری یا کوئی اور، وہ عمل نہیں کر رہے تو ہم ان کے ساتھ کیا کر سکتے ہیں؟ آگے کچھ نہیں ہے تو یہ تو ہم کیسز لے آتے ہیں، کورٹ کے حوالے کر دیتے ہیں، پھر کورٹ جانے، چاہے وہ کسی کو دو سو روپے جرمانہ کر دے چاہے دو ہزار کر دے، مسئلہ یہ ہے کہ ہم اس کے خلاف مستقل کیا کارروائی کر سکتے ہیں؟ یہ ہونا چاہئیے، یہ امنڈمنٹ میں لا چکا ہوں جناب سپیکر، وزیر قانون بھی بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ جتنا جلدی ممکن ہو سکے اس کو پراسیس کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب سے یہی التجاء کر رہی تھی کہ اس طرح ہمارے صوبے میں اور ہمارے ملک میں اس طرح کوئی قانون نہیں ہے کہ مزدور کو اس کا حق مکمل ملے، اس کے لئے کوئی اس طرح آپ لوگ لیجسلیشن ہی کر لیں، کوئی قانون اس طرح لائیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: کر رہے ہیں نا، وہ کہہ رہے ہیں، ابھی جواب دیا ہے ناں، ثوبیہ شاہد صاحبہ! انہوں نے آپ کو بڑا Comprehensive جواب دے دیا، انہوں نے کہا کہ آپ بھی مدد کریں، لیجسلیشن کرتے ہیں، انہوں نے لاء منسٹر صاحب سے بھی کہا ہے کہ وہ لا رہے ہیں قانون یہ کہتا ہے ہمارے پاس سزا کا کوئی اختیار نہیں ہے تو اس کے لئے لیجسلیشن ہو رہی ہے، آپ کا جواب دے دیا، تھینک یو۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: لیکن اس میں جو گھروں میں مزدور ہیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

Khushdil Khan Sahib, Question No. 7281, Answer is taken as read. Janab Muhtaram Khushdil Khan Sahib, Question No. 7281, supplementary please.

* 7281 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ رولز آف بزنس 1985 کے مطابق محکمہ ہذا کی حج کے سلسلے میں ذمہ داریاں ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حج کی ذمہ داریوں کی تفصیل بمعہ دستاویزات فراہم کی جائے، نیز محکمہ نے حج پروگرام 2019 میں کیا کردار، اقدامات اور انتظامات کئے تھے، تفصیل بمعہ دستاویزات فراہم کی جائے؟

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی برائے مذہبی امور): (الف) اگرچہ رولز آف بزنس 1985 میں حج انتظامات اور حج کانفرنس کا ذکر موجود ہے۔ بذاہر سال بذریعہ پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی حاجی کیمپ واقع حیات آباد میں حاجیوں کی ٹریننگ کے دوران پانی کی دستیابی اور صفائی و ستھرائی کا کام کرواتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ محکمہ صحت کے ذریعے ڈاکٹروں کی ایک ٹیم حاجی کیمپ بھجواتا ہے جو دوران ٹریننگ بیمار حاجیوں کا علاج معالجہ کرتی ہے، البتہ محکمہ ہر سال وفاقی وزارت مذہبی امور کی ضرورت کے مطابق صوبے سے معاونین حجاج بھیجتا ہے جو حجاز مقدس میں حجاج کی خدمت کا کام سر انجام دیتے ہیں۔ مزید برآں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے جدول چہارم (شیڈول فور) کے تحت پاکستان سے باہر کے مقامات کی زیارت (حج وغیرہ) براہ راست وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں آتا ہے (تفصیل ایوان کو فراہم کی گی) اور ہر سال وفاقی وزارت مذہبی امور حج کانفرنس اور حجاج کی ٹریننگ کا کام سر انجام دیتی ہے اور حج کے باقی جملہ انتظامات بھی اسی وزارت کے تحت سر انجام پاتے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ یہ میرا کوسچن بہت سادہ لیکن ٹیکنیکل ہے، میں نے یہ پوچھا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ Rule of Business 1985 کے مطابق محکمہ ہذا کی حج کے سلسلے میں ذمہ داریاں کیا ہیں؟ سر، یہ ہمیں اس میں بتا رہے ہیں کہ ہماری کوئی خاص ذمہ داری نہیں ہے البتہ ٹریننگ کے دوران پانی اور صفائی کا خیال رکھتے ہیں، ڈاکٹروں کی ٹیم کو بھیج دیتے ہیں اور ضرورت کے مطابق صوبے سے معاونین حجاج بھیجتے ہیں اور ساتھ انہوں نے یہ کہا دستور کے آئین کے شیڈول چہارم (شیڈول فور) کے تحت پاکستان سے باہر کے مقامات کی زیارت وغیرہ براہ راست وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں آتا ہے کا پی لف ہے سر، میرا سپلیمنٹری کوسچن اور مزید معلومات یہ ہیں کہ میں لاء منسٹر صاحب سلطان محمد کا، خاص کر میں لاء منسٹر صاحب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کیونکہ اس میں Constitutional ایک کوسچن Involve ہے، اس کو میں کلیئر کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جو سر، یہ آپ دیکھیں انہوں نے ایک ہی Page لگایا ہے رول آف بزنس کا، اس میں شک نہیں ہے کہ اس میں یہ لکھا ہے کہ Hajj arrangements and Hajj Conference اب Hajj arrangement کا کیا مطلب ہے، کہاں کہاں مطلب ہے اس کے لئے کوئی قانون سازی کی گئی ہے، اس کے لئے کوئی مطلب ہے Regulation ہے، اس کے قواعد و ضوابط انہوں نے بنائے ہیں کہ Arrangement میں کیا چیز، چیز آتی ہے؟ سر، میں آپ کو اپنا پرسنل تجربہ بتا دیتا ہوں، 2019 میں

میں حج پر گیا تھا، آپ میرے خیال میں تشریف لے گئے، میرے ساتھ بچے بھی تھے، وہاں پر ہمیں جتنی تکلیف ہوئی، جن مشکلات سے ہم دوچار ہوئے تھے کہ وہاں پر جو معاونین تھے وہ سارے پنجاب سے تھے اور وہ پنجاب کہ بدقسمتی سے وہ اردو بھی نہیں جانتے تھے وہ وہی اپنی پنجابی، مطلب ہے جو وہاں کے گاؤں مضافات کے وہ ہیں تو ہمیں بہت تکلیف تھی، ہم ان سے یہ پوچھتے ہیں کہ آپ نے 2019 میں کتنے معاونین بھیجے تھے، آپ کا طریقہ کار کیا ہے بھیجنے کے لئے اور پھر آپ ان کے ساتھ کوئی میٹنگ کرتے ہیں، کوئی آپ نے بھیجے ہوں وہ کاغذات، کوئی کاغذات کوئی لیٹر ان کے ساتھ نہیں ہے سر، دوسرا جو انہوں نے لگایا ہے ان کے ساتھ یہ شیڈول فور ہے، یہ شیڈول فور جو ہے Constitutional ہے This is under Article 70 of the Constitution اب Article 70 of Constitution میں یہ ہے کہ اب اٹھارہویں ترمیم کے بعد وہ لسٹ ایک ہی رہ گئی ہے، وہ Legislative List first ہے اور اس میں میں نے یہ دیکھ لیا ہے، سلطان محمد صاحب بھی دیکھ لیں کہ اس میں یہ کہہ رہے ہیں کہ شیڈول فور میں یہ زیارت وغیرہ کے لئے، اب یہ فورتھ شیڈول ہے، یہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ آپ کا Constitution ہے اس میں کوئی ایسا ذکر نہیں ہے بلکہ اس میں حج کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہے، اس کے پارٹ ون میں بھی نہیں ہے، پارٹ ٹو میں بھی کوئی ذکر نہیں ہے، البتہ پھر اگر آپ Article 141 دیکھ لیں، 142 دیکھ لیں، 143 دیکھ لیں تو اس میں پھر آپ لاء کس طرح بناتے ہیں؟ اس Article 142 میں یہ ہے کہ وہ قوانین نیشنل اسمبلی یا سینٹ بنا سکتے ہیں جو پارٹ ون میں، جو اس فورتھ شیڈول میں ہیں، اگر اس فورتھ شیڈول سے باہر جتنے بھی معاملات ہیں، جتنے بھی Matters ہیں ان کے لئے پراونشل اسمبلی قانون بنا سکتی ہے۔ اب میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے یہ لگایا ہے تو فورتھ شیڈول میں یہ چیز نہیں ہے، لہذا میری یہ ریکویسٹ ہو گی منسٹر صاحب سے بھی، اپنے ظہور شاکر صاحب سے بھی کہ اس کو اگر ہم ریفر کر لیں کنسرنڈ سٹینڈنگ کمیٹی کو اور اس پر ہم ذرا بحث و تمحیص کر لیں کہ آیا ان کے لئے قانون سازی کون کر سکتا ہے، آیا ہماری پراونشل اسمبلی کے پاس یہ Domain ہے کہ کر سکتی ہے یا کہ یہ صرف نیشنل اسمبلی کر سکتی ہے؟ تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی کیونکہ اس میں Technicality involve ہے، اس میں Constitution involve ہے اس میں لیگل طور پر، میرا یہ ہے کہ اگر اس کو ریفر کیا جائے۔

<u>Mr. Speaker:</u> ٹھیک ہے Zahoor Shakir Sahib, respond please.

معاون خصوصی برائے مذہبی امور: شکریہ سپیکر صاحب۔جناب خوشدل خان صاحب نے بڑی تفصیل سے یہ جواب ان کو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دیا گیا تھا،اس کو انہوں نے پورا پڑھ کر سنایا بھی، جو یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ اس کو اسمبلی میں ریفر کیا جائے، بالکل ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے،اس پہ اگر ہم اسمبلی میں بحث کر لیں گے،اس کا جو موضوع ہے،اس پہ ان شاء اللہ ہم بھرپور اس کے ساتھ ہیں ہم، باقی جو رول لکھا ہے انہوں نے 1985 کا لیکن یہ فیڈرل، یہ حج ہمارے پاس ہے لیکن ہم صرف انتظامات کے حق تک ہیں، جب حجاج کرام جاتے ہیں یا ان کو ہم حاجی کیمپ میں، بیمار حاجیوں کو سہولیات دیتے ہیں، باقی ہم ادھر معاونین حجاج بھیجتے ہیں، وہ بھی ہم، باقی ڈیپارٹمنٹ خود بھیجتے ہیں، ہمارے پاس ابھی 16 معاونین حج ہیں وہ ہم بھیجتے ہیں، وہ بھی قرعہ اندازی کے ذریعے، باقی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، ان شاء اللہ اگر یہ اسمبلی میں ریفر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، ذرا گائیڈنس دیں، The issue is federal issue اس کو اگر اپنی کمیٹی میں لے جائیں تو کیا اس پہ ہم کر سکتے ہیں؟

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، میرے خیال میں یہ بہت اہم ایشو ہے اور منسٹر کنسرنڈ نے بھی یہ کہا ہے کہ ان کو بھی کوئی وہ نہیں ہے، میں سر، اس کی مثال اس طریقے سے دے سکتا ہوں کہ ایک تو انہوں نے ایک بڑا Valid point یہ بھی اٹھایا اور میرے خیال میں پارلیمنٹ کا کام بھی یہی ہونا چاہیئے کہ ان ایشوز کو کلیئر کروائے بجائے اس کے کوئی اور Institutions آ کے وہ کلیئر کریں، تو میں اگر آپ سچی بات کہیں سر، تو میں نے اس طرف کبھی نہ سٹڈی کی تھی نہ دیکھا تھا کہ یہ حج کا جو یا زیارت کا ٹاپک ہے تو یہ کہاں پہ ہے؟ ابھی میں نے جلدی جلدی جب انہوں نے بتایا ہے تو میں یہ Constitution کی جو لیجسلیٹیو، فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ ہے پارٹ ون اور پارٹ ٹو دونوں، اس میں تو میں نے جلدی سے دیکھا ہے تو اس میں تو مجھے نظر نہیں آیا۔ابھی سر، بات یہ ہے کہ جو فیڈرل سبجیکٹ ہوتے ہیں جس طرح فرض کریں واپڈا ہے تو واپڈا اگر فیڈرل سبجیکٹ بھی ہے تو ہمارے رولز آف بزنس کے اندر جو ڈیپارٹمنٹ اس کے Coordinate کرتا ہے یا اس کے بارے میں Related ہوتا ہے تو وہ انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ ہے جو واپڈا کے ساتھ وہ Coordinate کرتا ہے لیکن سر، چونکہ اس میں یہ تھوڑا بہت ابہام بھی ہے اور اس چیز کو ڈسکس بھی ہونا چاہیئے، تو میں تو سر، اگر منسٹر انچارج بھی سپورٹ کریں تو میرے خیال میں سر، This

should go into Committee، وہاں پہ دیکھ لیتے ہیں ڈسکس کر لیتے ہیں، رپورٹ واپس اسمبلی کو پھر ہم دے دیں گے کہ اس میں کیا مسئلہ ہے؟

Mr. Speaker: Thank you. Is it the desire of the House that Question No. 7281 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the Question No. 7281 is referred to the concerned Committee.

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

7047 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (اے ڈی پی) میں محکمہ کے لئے رقم مختص کی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مختص شدہ فنڈز سے کتنی رقم ریلیز ہوئی، کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی رقم لیپس ہوئی۔ ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز رواں مالی سال 2020-21 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (اے ڈی پی) میں محکمہ کے لئے مختص شدہ رقم کی ضلع وائز مالیت کی تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی برائے مذہبی امور): (الف) جی ہاں! حکومت نے صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام (اے ڈی پی) برائے سال 2019-20 میں نئے اور جاری منصوبوں کے لئے کل 424 ملین روپے کی رقم مختص کی تھی۔

(ب) صوبائی حکومت نے سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مختص شدہ فنڈز سے 276.764 ملین روپے کی رقم جاری کی۔ جس میں سے 244.050 ملین رقم خرچ ہوئی اور باقی 32.714 ملین کورونا وباء کی وجہ سے لیپس ہوئی۔ رقم کی ضلع ائز تفصیل درج زیل ہے۔ جبکہ مالی سال 2020-21 کے لئے 702 ملین نئے اور جاری منصوبوں کے لئے مختص کئے گئے ہیں اور محکمہ مالیات کی جانب سے جاری ہونے پر ضلع وائز مالیت کی تفصیلات فراہم کی جاسکیں گی۔

نمبر شمار	ضلع	جاری کردہ رقم	خرچ شدہ رقم	لیپس
1	بنوں	42.174ملین	37.359ملین	4.815ملین

2	پشاور	116.029ملین	92.805ملین	23.221ملین
3	مردان	8.474ملین	8.250ملین	0.224ملین
4	مالاکنڈ	6.472ملین	6.250ملین	0.222ملین
5	نوشہرہ	45.517ملین	45.486	0.031ملین
6	سوات	2.928ملین	2.831ملین	0.097ملین
7	صوابی	4.145ملین	4.047ملین	0.098ملین
8	لکی مروت	2.428ملین	2.331ملین	0.097ملین
9	مانسہرہ	1.092ملین	0.995ملین	0.097ملین
10	ایبٹ آباد	1.563ملین	0.966ملین	0.597ملین
11	چترال	18.714ملین	18.714ملین	0.000ملین
12	دیرلوئر	5.539ملین	5.442ملین	0.097ملین
13	کرک	5.301ملین	5.204ملین	0.097ملین
14	کوہاٹ	06.722ملین	6.500ملین	0.222ملین
15	بٹگرام	0.097ملین	0.097ملین	0.000ملین
16	بونیر	5.030ملین	4.933ملین	0.097ملین
17	ڈی ائی خان	0.222ملین	0.000ملین	0.222ملین
18	دیراپر	0.597ملین	0.000ملین	0.597ملین
19	ہنگو	0.097ملین	0.000ملین	0.097ملین
20	ہری پور	1.840ملین	1.840ملین	0.000ملین
21	چارسدہ	0.704ملین	0.000ملین	0.704ملین
22	شانگلہ	0.097ملین	0.000ملین	0.097ملین
23	کوہستان	0.291ملین	0.000ملین	0.291ملین
24	ٹانک	0.597ملین	0.000ملین	0.597ملین
25	تورغر	0.097ملین	0.000ملین	0.097ملین

ٹوٹل	276.764ملین	244.050ملین	32.714 ملین

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر:</u> Leave applications: جناب بلاول آفریدی صاحب، ایم پی اے For today، جناب شفیق شیر آفریدی صاحب، ایم پی اے، For today، جناب محب اللہ صاحب وزیر زراعت، For today، جناب عاطف خان صاحب ایم پی اے، For two days, 7th and 8th، جناب ہشام انعام اللہ صاحب، ایم پی اے، For today، سید فخر جہاں صاحب ایم پی اے، For today، جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب ایم پی اے، For five days, 7th to 11th September، جناب فضل حکیم خان یوسفزئی صاحب ایم پی اے، For today، سید اقبال میاں صاحب ایم پی اے، For today، حافظ عصام الدین صاحب ایم پی اے For two days, 7th and 8th، محترمہ بصیرت خان صاحبہ، ایم پی اے For today، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ ایم پی اے For today، جناب محمد نعیم خان صاحب ایم پی اے For today، نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب ایم پی اے For today، جناب جمشید خان مہمند صاحب ایم پی اے For today، جناب عزیز اللہ خان، ایم پی اے، For today، جناب نذیر احمد عباسی صاحب ایم پی اے، For today، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ ایم پی اے، For today، جناب عارف احمد زئی صاحب ایم پی اے، For today، حاجی انور حیات صاحب ایم پی اے، For today، جناب عاقب اللہ خان صاحب ایم پی اے، For today، محترمہ عائشہ بانو صاحبہ، For today، جناب آصف خان صاحب ایم پی اے، For two days, 7th and 8th

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

<u>جناب سپیکر:</u> میں ایک اناؤنسمنٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اجلاس جو ہے، ایم پی ایز صاحبان سے بھی گزارش کرونگا کہ آپ وقت پہ آیا کریں تاکہ کل سے میں ٹھیک تین بجے اجلاس شروع کرونگا اور ساڑھے پانچ بجے اجلاس کو میں ختم کیا کرونگا اور وہ جو ایجنڈا رہے گا وہ اگلے Day کے اوپر چلا جایا کرے گا۔ چونکہ یہ اور بھی لوگ ساروں کا یہ مسئلہ تھا تو تین سے ساڑھے پانچ تک اجلاس ہوا کرے گا جو ایجنڈا رہ گیا وہ Next day پہ شفٹ ہو جایا کرے گا۔

توجہ دلاؤنوٹس ہا

Mr. Speaker: Call Attentions: Item No. 7, Ahmad Kundi Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 1252, in the House. Ahmad Kundi, Sahib.

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، ریسپانڈ سر، کون کرے گا؟

جناب سپیکر: ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ، منسٹر شوکت یوسفزئی صاحب کریں گے۔

جناب احمد کنڈی: منسٹر صاحب تھے تو سہی میرے خیال میں، چلیں۔ میں وزیر برائے محکمہ آبپاشی کی توجہ ایک مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ چشمہ رائٹ بینک کینال (CRBC) سے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی نہروں کو پانی کی مطلوبہ مقدار کی عدم دستیابی کی وجہ سے ڈیرہ اسماعیل خان میں پانی کی شدید قلت ہے جس کی وجہ سے ضلع کی زراعت اور فصلوں کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے، (CRBC) کے Main canal کا کنٹرول محکمہ واپڈا کے پاس ہے اور اس سے ملحقہ سسٹم محکمہ آبپاشی کے پاس ہے، لہذا صوبائی حکومت چشمہ رائٹ بینک کینال (CRBC) سے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی نہروں میں مطلوبہ مقدار میں پانی فراہم کرے تاکہ ضلع کے کسان اور کاشتکار فصلوں کی مد میں پہنچنے والے نقصان سے بچ سکیں اور اس اہم مسئلے کی طرف سر، اگر آپ کی اجازت ہو تو تھوڑا سا، پس منظر اس کا میں بیان کردوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب احمد کنڈی: شوکت صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میرا خیال میں اس کو ریسپانڈ کریں گے اور یہ ٹھیک ہے، اس میں حقیقت ہے یہ ڈی آئی خان کا مسئلہ ہے لیکن اس میں صوبے کے مفادات وابستہ ہیں، یہ ڈیرہ اسماعیل خان جو ہے یہ سی آر بی سی کی وجہ سے پورے پراونس کا فوڈ باسکٹ ہے، لودھی صاحب بھی اس کو Endorse کریں گے اس بات کو، جو سب سے زیادہ Wheat کی جو Procurement ہے مطلب ہے اور پرچیز ہے، وہ بھی ڈیرہ اسماعیل خان میں سب سے زیادہ ہوتی ہے اس پراونس میں جو Wheat deficit province ہے، میں مسئلے کی طرف آتا ہوں سپیکر صاحب، یہ واحد نہر ہے اس پراونس کی جو کہ Inter provincial ہے، یہ سی آر بی سی جو ہے یہ دو صوبوں کو پانی دیتی ہے، ڈیرہ اسماعیل خان کو بھی اور ڈیرہ غازی خان کو بھی، یہ تقریباً 4879 کیوسک اس کا ڈسچارج ہے اور تقریباً 170 میل اس کی Length ہے جس میں سے تقریباً کم و بیش تین ہزار کیوسک ڈیرہ اسماعیل خان کو جاتا ہے باقی اٹھارہ سو جو کیوسک ہے وہ پنجاب کو جاتا ہے۔ اس میں تین پارٹیاں شامل ہیں، میں پھر اس مسئلے کی طرف آتا ہوں اور

اس کے حل کی طرف بھی آتا ہوں۔ اس میں کے پی ایریگیشن Involved ہے، مین کینال واپڈا کے پاس ہے، اس کا جو Lower portion ہے وہ پنجاب کے پاس ہے۔ ابھی جو سب سے بڑی زیادتی ہوئی ہے وہ Indus Regularity System Authority نے کی ہے جو پنجاب کے پاس جو Recorded پانی جارہا ہے، فرض کرو ہم اگر ان کو پندرہ سو کیوسک دے رہے ہیں یا سولہ سو کیوسک دے رہے ہیں، ارسا (IRSA) نے Recently ابھی تین مہینے پہلے ایک نوٹیفکیشن کیا ہے جس میں انہوں نے Minus ten percent Correction Factor لگایا ہے، یہ Technical language ہے، میں آپ کو اس کی سلیس اردو میں بتادیتا ہوں، اس کے Correction Factor کا مقصد یہ ہے، اگر ان کے پاس دو ہزار کیوسک جارہا ہے تو وہ اس کو ریکارڈ کریں گے اس میں سے 10 پرسنٹ نکالیں گے تو اٹھارہ سو اس کو ریکارڈ کریں گے۔ اگر ان کے پاس ہزار جارہا ہے تو اس میں وہ سو نکالیں دیں گے نو سو ریکارڈ کریں گے جس سے سب سے بڑا نقصان ہمارے زمینداروں کو ہوگا جس سے ہمارے کسانوں کو پانی کی قلت ہوگی، اس سے پروڈکشن کم ہوگی، پروڈکشن کم ہوگی، صوبے کو نقصان ہوگا، میں یہ چاہتا ہوں سب سے پہلے IRSA کو یہاں پہ بلایا جائے، یہ نوٹیفکیشن ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے Concern کے بغیر ہوا ہے، ہمارا ممبر وہاں پہ بیٹھا ہوا ہے IRSA میں لیکن یہ جو چیز ہوئی ہے جناب سپیکر، جب سے وہاں سے یہ جو ریکارڈ پہ بات، جب سے وزیر اعلیٰ بزدار صاحب آئے ہیں تو ڈیرہ غازی خان سے ان کا تعلق ہے تو اس نہر میں پانی کے ڈسچارج کے اوپر کافی پریشر ہے ہمارے صوبے کے اوپر، وہ ڈیرہ غازی خان کو لے جانا چاہتے ہیں، Undue pressure ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس میں دوسری بات کیا ہے، اس میں یہ جو پانی پھر نیچے ہمارے ایریگیشن سسٹم کو آتا ہے اس پہ ہمارے فنڈز Utilize نہیں ہوئے جناب سپیکر، Rehabilitation نہیں ہوئی، Desalting نہیں ہوئی، تقریباً ہزار کلو میٹر کا یہ نیٹ ورک ہے ایریگیشن کا ڈیرہ اسماعیل خان میں، ہم چاہتے ہیں کہ وہاں پر Desalting ہو، کینال Fill ہو چکی ہے، پانی نہیں پہنچ رہا ہے زمینداروں کو، کسان کاشتکار تڑپ رہے ہیں پانی کے ایک ایک بوند کے لئے اور وجہ کیا ہے؟ Desalting نہیں ہوئی، فنڈ نہیں ہے۔ میری ایک تجویز ہے، اس میں ہو سکتا ہے ان کو فنڈز کا پرابلم ہو، ہمارے ڈسٹرکٹ میں پانچ سو ملین شوگر سیس ٹیکس پڑا ہوا ہے جناب سپیکر، جو دس سالوں سے نہیں لگا اور وہ شوگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب، آپ بس کریں، آپ ان سے جواب لیں۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: سر، میں تجویز کہہ رہا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیونکہ دیکھیں، آگے ایجنڈا سارا رہ جائے گا، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے، وہ آ گیا،
Let the Minister answers please, let the Minister answer please then I again, ji, Shaukat Yousafzai Sahib.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب سپیکر، انہوں نے جو ایشو اٹھایا ہے بالکل ٹھیک اٹھایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کو اس کے ساتھ متفق ہونا چاہیئے کیونکہ ایک تو یہ ہے کہ جو چار ہزار آٹھ سو کیوسک جو پانی ہے یہ مشترکہ ہے، اس میں سے تقریباً کوئی تین ہزار لگ بھگ ہمارے خیبر پختونخوا کا ہے۔ جو اصل ایشو ہے وہ یہ کہ کینال ہے، وہ واپڈا کے under ہے اور جو تھوڑا سا حصہ ہے اس کا جو Distributaries جو ہیں وہ ایریگیشن کے پاس ہیں لیکن اصل ایشو یہ ہے جناب سپیکر، کہ اس کی بیس سالوں سے تو مرمت ہی نہیں ہوئی ہے، تو مرمت نہیں ہوئی تو پہلی بات یہ ہے کہ Already جو ہے اس کا پانی نہیں آ رہا ہے اس میں، تو IRSA کے ساتھ واپڈا کے ساتھ صوبائی حکومت نے یہ ایشو Take-up کیا ہوا ہے، اگر یہ چاہتے ہیں، اس کو کمیٹی میں بھیجنا چاہیں تو جناب سپیکر، میں خود Offer کرتا ہوں کہ اس کو کمیٹی میں جانا چاہیئے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the call attention notice No. 1252 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the call attention notice No. 1252 is referred to the concerned Committee آج سرکاری بینچ ماشاء اللہ آپ کو بڑی فراخدلی کا ثبوت دے رہی ہے اور چیزوں کو کمیٹیز میں ریفر کر رہی ہے جی۔

There is call attention notice No. 1309, Mr. Faisl Zeb, Mr. Inayatullah Khan, Mr. Sirajuddin, Muhtarma Humaira Khatoon and Mr. Waqar Ahmad Khan, MPAs, to please move their call attention notice No. 1309, in the House. Who will move? Ji, Faisal Zeb Sahib.

جناب فیصل زیب: ہم وزیر برائے محکمہ امداد بحالی و آبادی کاری کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں وہ یہ کہ مالاکنڈ اور ہزارہ ڈویژن کے تمام اضلاع جن میں شانگلہ، سوات، دیر، کوہستان جو حالیہ سیلاب اور بارش کی وجہ سے ڈوب چکے ہیں، عوام نہ صرف بے گھر بلکہ زندگی کی بنیادی سہولیات سے

بھی محروم ہو چکے ہیں۔ مزید برآں عوام حالیہ برسات کے موسم میں بے یارومدگار کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، لہذامرکزی اور صوبائی حکومت فوری اور ہنگامی بنیادوں پر مذکورہ ڈویژن جن میں یہ موجودہ اضلاع کوآفت زدہ قرار دے کر وہاں کے عوام کو بنیادی سہولیات زندگی جلد از جلد فراہم کریں، نیز تمام شاہراہوں پر آمدورفت کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات اٹھائے جائیں جو کہ ریاست کی اہم ترین ذمہ داری بھی ہے۔

سپیکر صاحب، اس میں دو تین پوائنٹس Add کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارا یہ کال اٹینشن نوٹس نہ ہم اس پہ کمیٹی کی بات کرتے ہیں لیکن موجودہ وقت پر اس کا حل چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر، اگر میں شانگلہ کی بات کروں تو میرے حلقے میں چکیسر مارتونگ روڈ ہے، چکیسر پورن روڈ ہے، اس کے علاوہ دیر میں منگالا روڈ ہے مکرالہ روڈ ہے جناب سپیکر، یہ مکمل طور پر ختم ہیں اور ابھی تک ان کے علاوہ تمام لنک روڈ جو ہیں وہ بند پڑے ہیں۔ اگر ہم ایڈمنسٹریشن کے ساتھ رابطہ کرتے ہیں، ہم سی اینڈ ڈبلیو سے ساتھ رابطہ کرتے ہیں، ہم ٹی ایم ایز کے ساتھ رابطہ کرتے ہیں تو وہ صاف انہی الفاظ میں کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس بالکل ان کے کھولنے کے لئے فنڈ نہیں ہے، جناب سپیکر، یہ ریاست کی ذمہ داری ہے۔ ہمارے منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں، ان کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے دو دن پہلے ضلع کا وزٹ کیا لیکن جناب سپیکر، ان سے میں یہی امید رکھتا ہوں کہ آج اس مسئلے کا حل اس اسمبلی فور پر بتائیں گے کہ جو روڈز بند ہیں جن لوگوں کے گھر اس بارش کی وجہ سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فیصل زیب، شارٹ کریں، ساڑھے پانچ بجے ہم نے بند بھی کرنا ہے اور Let the Minister answer, please.

جناب فیصل زیب: ٹھیک ہے سر، بس منسٹر جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: بس یہ کوئسچن ہے کہ جی سب کا ایک ہی Answer آئے گا جی۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): یہ ایک ہی ہے، سب کا ایک ہی مسئلہ ہے، ایشو ایک ہی ہے۔ جناب سپیکر، جو فیصل زیب صاحب نے۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میں بھی اس پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی پانچ لوگ تو بات نہیں کریں گے ناں، ایک ہی کرے گا ناں، تو بس بات آ گئی سیلاب سے اور یہ سب کا Common ہے پورے صوبے کا، دیکھیں پھر میں سات بجے تک اجلاس کو لے جاؤنگا۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ نام لکھوانا چاہتا ہے کہ میں نے بھی سیلاب پہ بات کی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ہر بات پہ عنایت صاحب! نہیں اٹھنا چاہیئے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں بھی اس حالیہ بارشوں اور سیلاب کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ایک سینیئر آدمی ہیں۔ Ji, Shaukat Yousafzai Sahib, answer please.

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، جو۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: No body more than one.

وزیر محنت وافرادی قوت: میں یہ عرض کروں جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: کہ اس حالیہ بارشوں سے۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: جناب، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے علاقے میں بھی بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: یار، آپ ابھی اپنے ایجنڈے پہ بات کریں یا کل سے یہ سارا ایجنڈا میں ختم کر دیتا ہوں، صرف آپ کی جو ڈیبیٹ ہے، اس پہ آ جاؤں گا ورنہ ساتھ ہی اجلاس بھی ختم ہو سکتا ہے۔

(قطع کلامیاں اور شور)

وزیر محنت و افرادی قوت: میرے خیال میں یہ Interested نہیں ہیں، یہ میرے خیال سے Interested نہیں ہیں، اپنے ان Arguments سے دلچسپی نہیں ہے سر، لگتا ہے ان کو کوئی دلچسپی نہیں ہے سر۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، یہ آج آپ فیصلہ کریں ان لوگوں کا، یا تو جو آپ نے مجھے ایجنڈا دیا ہوا ہے اس پر بات کریں آپ ہر بات پر (شور) سارا ٹائم ضائع ہو جاتا ہے اور چیزوں میں، اب ایک ایک بات پر پانچ پانچ لوگوں کے بولنے کی کیا تک ہے؟ (شور) اخباروں میں خبر لگوانی ہے تو میڈیا کے پاس چلے جائیں باہر، یہاں تو بس آ گئے ہیں پانچ لوگوں کے نام، میں نے بھی لے لئے ہیں کہ اس میں فیصل زیب ہیں، عنایت اللہ صاحب ہیں، سراج الدین صاحب ہیں، حمیرہ خاتون ہیں، وقار احمد خان ہیں، تو اب Let the Minister answer, ji, Minster Sahib۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جی جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ دیکھیں سر، جو بات ہوئی ہے، ملاکنڈ ڈویژن کی انہوں نے بات کی ہے، بالکل صحیح کہا، بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں اور آپ دیکھیں کہ وزیر اعلیٰ خود دو تین دن وہاں موجود رہا، چترال بھی گیا اور۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ Answer کریں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی سنجیدہ ایشو ہے، اس کو غیر سنجیدہ نہ بنایا جائے، لوگ اس وقت مشکل میں ہیں اور سب کو پتہ ہے لنک روڈز کی حالات جو ہیں جو انہوں نے بتایا بہت سارے لنک روڈز ابھی بھی بند ہیں۔ میں نے آج بھی بیان دیا ہے، اس سے ہم کوئی وہ نہیں ہیں لیکن چونکہ بہت بڑی تعداد میں لنک روڈز بند ہیں جناب سپیکر، ڈسٹرکٹ کے اندر جو مشینری ہوتی ہے آپ کو پتہ ہے وہ Mobilize ہو چکی ہے، اسی دن سے ہو چکی ہے۔ جہاں جہاں تک رسائی ہو سکتی تھی، وہ روڈز کھول دیئے گئے ہیں اور مسلسل لگے ہوئے ہیں، میرے خیال سے جو ورکرز ہیں ناں جو کام کر رہے ہیں جو اس پر لگے ہوئے ہیں، ان کو بھی ہمیں داد دینی چاہیئے کہ یہ کس مشکل میں وہ لگے ہوئے ہیں اور سڑکیں کھول رہے ہیں اور یہ اگر کہتے ہیں کہ ایک ہی دن میں وہ سڑک بن بھی جائے تو ٹائم تو لگے گا، اس کی اگر Retaining wall اگر چلی ہے تو اس پر ٹائم لگے گا لیکن جو سڑکیں کھولنے کا عمل ہے جناب سپیکر، وہ شروع ہو چکا ہے اور میں مشکور ہوں وزیر اعلیٰ صاحب کا کہ انہوں نے دو تین ضلعوں کا دورہ کیا ہے، دو تین دن بعد وہ شانگلہ بھی جا رہے ہیں، کوہستان بھی جا رہے ہیں، شاید اور بھی، تورغر بھی انہوں نے کہا ہے کہ میں جاؤں گا، تو یہ Assessment شروع ہو چکی ہے۔ جہاں جہاں نقصانات ہوئے ہیں جناب سپیکر، گورنمنٹ چاہتی ہے کہ ان کو Compensate کرے، جہاں لوگ آسانی سے پہنچ سکتے تھے، ان کو چیک بھی Deliver ہو چکے ہیں، جہاں سڑکیں ابھی کھل رہی ہیں ان کے Cheques تیار ہیں، جو فوت ہو چکے ہیں، جو زخمی ہیں، جن کے گھر مکمل تباہ ہیں، ان سب کی ڈپٹی کمشنرز کو کہا گیا ہے کہ Assessment کریں اور جناب سپیکر، ایک اور چیز جو ریلیف ڈیپارٹمنٹ کی میں بات کر رہا ہوں کہ جتنے بھی ریلیف گڈز تھے وہ فوراً پہنچا دیئے گئے اور جتنے ڈپٹی کمشنرز تھے ان کے حوالے کر دیئے گئے، اس میں خیمے تھے، اس میں کھانے پینے کی اشیاء تھیں، اس میں تقریباً کچن کا سامان تھا، میں نے خود بھی بہت سارا تقسیم کیا لیکن جو جہاں جہاں سڑکیں بند تھیں وہاں پر مشکلات ہیں، میں یہ نہیں کہتا، آسمانی آفات ایسی ہوتی ہیں کہ جن کو

روکا نہیں جا سکتا لیکن یہ تھا کہ گورنمنٹ نے فوراً ریسپانس کیا، جو ریلیف ڈیپارٹمنٹ، جو 1122 جو ریسکیو ڈیپارٹمنٹ ہے، میں کہوں گا ان کو داد دینا چاہئیے کہ وہ بارش کے اندر وہاں پہنچ چکے تھے جناب سپیکر، انہوں نے کام کیا ہے، ہم ان کو داد دیتے ہیں اور باقی جو مشکلات ہیں، یہ ہم سب مل کر ان شاء اللہ ان مشکلات کو حل کریں گے کیونکہ یہ تو ایک آسمانی آفت ہوتی ہے اور یہ کوئی مطلب ایسا شہر نہیں ہے کہ جہاں Drainage System کی وجہ سے وہ شہر ڈوب جائے، یہ وہ جگہ ہے جناب سپیکر، کہ جہاں پہاڑی علاقے ہیں، مشکل علاقے ہیں، وہاں سے جب یہ طغیانی اور یہ چیزیں آتی ہیں تو وہ کسی کے کنٹرول میں نہیں ہوتیں لیکن میں یقین دلاتا ہوں فیصل زیب صاحب کو، آفت زدہ تب قرار دیا جائے گا جناب سپیکر، کہ جب وہاں سے وہ ڈپٹی کمشنرز کی رپورٹ آجائے، اگر وہ ڈیمانڈ کریں گے تو بالکل ان شاء اللہ تعالیٰ گورنمنٹ اس پر سوچے گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عنایت صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ، نہیں نہیں، ان کی، ہم کو تو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اب دیکھیں کہ سب نے ہاتھ اٹھانا شروع کر دیئے ہیں، ابھی ادھر ہزارے والے ابھی ایک بھی نام اس میں شامل نہیں ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> ہم تو مؤور ز ہیں، ہمیں تو دے دیں نا۔

<u>جناب سپیکر:</u> مؤور کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا عنایت صاحب، کہ تقریر کرنے کے لئے آپ کا نام، ایک دستخط ڈال دیں۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> نہیں، تقریر نہیں، دیکھیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، ایجنڈا آپ کا ہے میرا نہیں ہے، آپ لوگ مجھے مجبور کریں گے، میں اجلاس ہی Prorogue کر دوں گا، پھر پندرہ دن بعد آپ نوٹس دیتے رہیں یا پھر مجھے ایجنڈا کمپلیٹ بھی کرنے دیا کریں، ہر بات پر نہیں، بس روز ایک دفعہ بندہ بول دے تو کافی ہوتا ہے، اب ہر بات پر کھڑے ہو جانا یہ مناسب نہیں ہے، جواب دے دیا ہے، سڑکیں ٹوٹی ہیں پورے صوبے کے اندر، دیواریں گری ہیں، مکان گرے ہیں، لوگوں کی Deaths ہوئی ہیں۔ میں آج خود سی ایم صاحب سے ملا ہوں، وہ ساری چیزیں انہوں نے خود مجھے بتائی ہیں، انہوں نے وزٹ آدھے کر لئے ہیں، باقی کریں گے اور Compensation دے

رہے ہیں، روڈیں کھول رہے ہیں، سلائیڈیں کھول رہے ہیں اور کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟ کوئی اضافی ہے تو کر لیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب، دیکھیں یہ تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کرنے دیں، کوئی اضافی کرتا ہے تو کرنے دیں۔

جناب عنایت اللہ: ایک تو میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں سپیکر صاحب، ایک تو میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب نے بھی ہاتھ اٹھادیا ہے، صاحبزادہ صاحب نے بھی، وہ بھی ہر بات پر کھڑے ہو جاتے ہیں، یہ کوئی طریقہ نہیں ہوتا ہے ایوان میں (شور) میں کوئی ٹائم نہیں دوں گا، بیٹھتے ہیں تو بیٹھیں، نہیں تو باہر چلے جائیں۔ چلیں جی، عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ آپ ہمیں یہ نہ کہیں کہ آپ نہ اٹھیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری Constituencies ہیں، ہمارے ضلعے ہیں، ہم سے لوگ یہ Expect کرتے ہیں کہ ہم یہاں آکر ان کی نمائندگی کریں گے۔

جناب سپیکر: تو پھر ایجنڈا نہ دیا کرے نا، اپوزیشن۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ ایجنڈے کے اندر اس لئے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: ساری چیزیں آپ ہی کی ہوتی ہیں، کوئسچنز آپ کے ہوتے ہیں، کال اٹینشنز آپ کے ہوتے ہیں، پوائنٹس آف آرڈر آپ کے ہوتے ہیں، ڈسکشن آپ کی ہوتی ہے، تو پھر۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب، میں پوائنٹ آف آرڈر پر بہت کم بولتا ہوں، آپ کو معلوم ہے۔

جناب سپیکر: اور جو آپ کے دائیں اور بائیں بولنے والے ہیں، کافی سارے۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: آپ ریکارڈ، آپ ریکارڈ نکال لیں، میں پوائنٹ آف آرڈر پر بہت کم بولتا ہوں، میں ہمیشہ Written agenda دیکھ کر بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں بات کریں آپ، آپ پہلے دو منٹ بات کر لیں۔

جناب عنایت اللہ: میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جناب سپیکر صاحب، یہ اس طرح Simple نہیں ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس کو ایمرجنسی نہیں ڈیکلیئر کر سکتے ہیں، ان کی حکومت کے ابھی تک جو Collected figures ہیں، انہوں نے یہ تفصیل نہیں بتائی، 84 لوگوں کی Death ہوئی ہے 84 لوگوں کی، 100 سے زیادہ، تقریباً 70,80 سے زیادہ لوگ زخمی ہوئے ہیں، سینکڑوں کی تعداد میں جو Cattles ہیں ،ہزاروں کی تعداد میں وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ملاکنڈ ڈویژن میں؟

جناب عنایت اللہ: Deaths ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی 600 کے قریب، یہ ان کے اپنے فگرز ہیں، 600 کے قریب گھر جو ہیں یہ Partially یا Fully damaged ہو گئے ہیں، یہ اس طرح نہیں ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں ہوا ہے اور یہ ایمرجنسی نہیں ڈیکلیئر کی جا سکتی ہے، پل جو ہیں وہ بریجز تباہ ہو گئے ہیں، روڈز تباہ ہو گئے ہیں، کراچی کے لوگ، کراچی کے حوالے سے بات کر رہے ہیں اور خیبر پختونخوا کے حوالے سے نیشنل میڈیا کے اندر بات ہو رہی ہے اور نہ الیکٹرانک میڈیا کے اندر بات ہو رہی ہے اور نہ پرنٹ میڈیا کے اندر بات ہو رہی ہے، اسمبلی کے اندر ہم بات کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ آپ پوائنٹ سکورنگ کے لئے بات کرتے ہیں، آپ اخباروں کے لئے بات کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ بہت زیادہ تباہی ہوئی ہے، یہ Un-imaginable ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جن ضلعوں کی اندر تباہی ہوئی ہے وہاں ایمرجنسی ڈیکلیئر بھی کی جائے اور ان روڈز اور بریجز، ان Bridges کی Rehabilitation اور گھروں کی Reconstruction اور Rehabilitation کے لئے باقاعدہ ایک۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جی انہوں نے بات کی، عنایت صاحب، عنایت صاحب نے، میں تو بات لمبی نہیں کرنا چاہتا تھا، میں نے کہا کہ سارے اخباروں میں ڈیٹیل آ چکی ہے لیکن اگر یہ سننا چاہتے ہیں تو تقریباً جناب، 84 اموات ہوئی ہیں، 72 زخمی ہوئے ہیں، 109 جانور اس میں مرے ہیں، اس طرح اب تک 589 گھر اس میں تباہ ہو چکے ہیں جناب سپیکر، جن کو معاوضہ Deliver ہو چکا ہے، وہ ہے تقریباً ایک کروڑ، 38 لاکھ روپے، یہ اس حساب سے معاوضہ ان تک پہنچ چکا ہے۔ میں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ 1375 فوڈ آئٹمز تقسیم ہو چکے ہیں، 555 خیمے تقسیم ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب آپ بیٹھ جائیں، تشریف رکھیں پلیز، تشریف رکھیں پلیز۔
صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر، ابھی تو ٹائم ہے۔
جناب سپیکر: کوئی ٹائم نہیں ہے، بیٹھیں۔
وزیر محنت وافرادی قوت: میں نے یہ کب کہا ہے؟ میں جناب سپیکر، میں نے کب کہا ہے کہ نقصان نہیں ہوا ہے؟ مطلب یہ، یہ پوائنٹ سکورنگ کی بات نہیں ہے لیکن میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ بہت بڑی تباہی ہوئی ہے، میں نے کب کہا ہے کہ نہیں ہوئی ہے؟ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ابھی بھی لنک روڈز بند ہیں، اس پر کام جاری ہے اور کوشش ہو رہی ہے کہ ان کو کھولا جائے۔ یہ First step پر یہ ہوتا ہے جناب سپیکر، جب تباہی ہوتی ہے تو ایمرجنسی ریلیف دیا جاتا ہے، سب سے پہلے ایمرجنسی ریلیف کے لئے وزیر اعلیٰ تک پہنچ چکے ہیں ڈی جی جو ہمارا ریلیف ڈیپارٹمنٹ کا ہے وہ وہاں پہنچا ہوا ہے، تو میں تو حیران اس پر بات پر ہوں کہ اگر Relief activities نہ ہوتیں تو بالکل یہ شور کرتے، یہ بات کرتے، یہ تو ایک آسمانی آفت ہے، اس میں ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے، آپ کو اپنے حلقے میں ہونا چاہیئے، پھر تو آپ کو اپنے حلقے میں ہونا چاہیئے، آپ حلقے میں بات کریں، آئیں وزیر اعلیٰ صاحب سے ٹائم لیں، میں تو کبھی یہ نہیں کہوں گا کہ نقصان نہیں ہوا ہے، میری طرف سے تو کم از کم یہ غلط بیانی نہ کریں، میں نے تو پہلے ہی یہ Accept کیا ہے کہ جی مشکلات ہیں، بہت زیادہ لوگ تکلیف میں ہیں اور ان کو نکالنے کے لئے پوری کوشش ہو رہی ہے۔
جناب سپیکر: تھینک یو۔

(شور)

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر، ہمارے علاقے میں دو۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: دو آدمی مر گئے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ 80 آدمی مرے ہیں۔ آئٹم نمبر 8۔
صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر، ما لہ یو سوہ منتہ را کړئ۔
Mr. Speaker: Minister for Law, to please, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officr (Amendment).
سردار اورنگزیب: جناب، مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کی اجازت دے دیں۔
Mr. Speaker: Minister for Law.
سردار اورنگزیب: جناب، میں نے آپ سے پوائنٹ آف آرڈر مانگا ہے۔

جناب سپیکر: میں اس کے بعد دے رہا ہوں آپ کو، پوائنٹ آف آرڈر تین ہیں، وہ بابک صاحب کا ہے، نگہت کا ہے اور آپ کا ہے، وہ دیتا ہوں ابھی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لاء آفیسرز مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2020, in the House.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Sir, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Appointment of Law Officers (Amendment) Bill, 2020, in the House.

جناب سپیکر: ہر بات پر میں نہیں، آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں پلیز۔ Don’t disturb me، اپنی سیٹ پر جائیں۔

(شور)

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت کوویڈ 19 سے بچاؤ مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9. Minister for Health, to please introduce Covid-19 Prevention of Hoarding Bill, 2020, in the House.

Haji Qalandar Khan Lodhi (Minister for Food): Mr. Speaker, I would like to introduce Covid-19 Prevention of Hoarding Bill, 2020, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (تنسیخ) بابت خیبر پختونخوا مقامی کونسلز کی حدبندی مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10. Special Assistance to the Chief Minister for Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Delimitation of Local Councils (Repeal) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistance to the Chief Minister for Local Government): I, on behalf of the honourable Chief Minister, request to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Delimitation of Local Councils (Repeal) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Delimitation of Local Councils (Repeal) Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (تنسیخ) بابت خیبر پختونخوا مقامی کونسلز کی حدبندی مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The Special Assistance to the Chief Minister for Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Delimitation of Local Councils (Repeal) Bill, 2020 may be passed.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistance to the Chief Minister for Local Government): Thank you, Sir. I, on behalf of the honourable Chief Minister, request to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Delimitation of Local Councils (Repeal) Bill, 2020 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Delimitation of Local Councils (Repeal) Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The Motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Nighat Orakzai Sahiba. Nighat Orakzai Sahiba your Point Of Order.

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں چونکہ آج 7 ستمبر ہے اور آج قادیانیوں اور مرزائی کو (غیر مسلم) قرار دیا گیا تھا، تو جناب ذوالفقار علی بھٹو شہید کو میں خراج عقیدت پیش کرتی ہوں۔ دوسرا جناب سپیکر، میرا جو پوائنٹ آف آرڈر ہے، جو بہت ضروری پوائنٹ آف آرڈر ہے، وہ یہ ہے کہ بلوچستان میں ایک جرنلسٹ ہیں، شاہینہ شاہین بلوچ، اس کو بڑی

بیدردی سے قتل کیا گیا، تو ایک تو (150) One fifty، جس کی میں مذمت بھی کرتی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ ایک خاتون جرنلسٹ کو قتل کیا جاتا ہے اس کی رپورٹنگ کی وجہ سے اور ایک دوسری رپورٹ ہے، اس کے ساتھ ہی منسلک ہے کہ Hash tag جو ہے، وہ ایک سلوگن بنا ہوا ہے کہ Hash Tag attack would not silence us. Statement یہ ہے، یہ ایک Tag ہے، مطلب کہ ایک Trend بن گیا ہے کہ One fifty (150) female جو جرنلسٹس ہیں جو کہ Famous journalists ہیں اور جب بھی وہ آن لائن رپورٹنگ کرتی ہیں تو ان کو Abuse کیا جاتا ہے، ان کو ہراساں کیا جاتا ہے، ان کو قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس Statement کو بھرپور طریقے سے ان کے ساتھ ہوں اور جہاں بھی ان کو میری ضرورت پیش آئے گی میں ان کے ساتھ شانہ بشانہ ہوں اور اس موومنٹ میں، میں ان کے ساتھ ضرور کھڑی ہوں لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ جو قاتلانہ حملے ہو رہے ہیں اور خاص طور پر فیمیل پر، جناب سپیکر صاحب، کیا ریاست اس کی ذمہ دار نہیں ہے؟ اب بلوچستان میں اس کو تربت میں شہید کیا گیا، کوئی کیا کہتا ہے، کوئی کیا کہتا ہے، چاہے جو کچھ بھی ہے لیکن اس کو قتل کرنے والا چاہے اس کا باپ ہے، اس کا خاوند ہے، اس کا بیٹا ہے، جو کسی اور بات پر اس کو قتل کیا گیا ہے تو کسی کا قتل کرنا چاہے Male ہو Female journalist ہو، ہم ان سب چیزوں کی مذمت کرتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ صحافی جو اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر رپورٹنگ کرتے ہیں، ان کو جان سے مار دینا، ان کی لاشوں کو غائب کر دینا، یہ جناب سپیکر، یہ پاکستان کے آئین میں بھی نہیں ہے، یہ پاکستان کے دستور میں بھی نہیں ہے اور جس قائداعظم کی تصویر کے نیچے آپ بیٹھے ہوئے ہیں یہ انہوں نے بھی صحافت کو چوتھا ستون قرار دیا تھا، جناب سپیکر صاحب، میں چاہوں گی کہ اس پر ایک مشترکہ قرارداد ٹریژری بنچز سے اور اپوزیشن بنچز سے آئے کہ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور فیڈرل گورنمنٹ سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بلوچستان کی اس خاتون کی اور خاص طور پر یہ One fifty خواتین جن کا Hash tag جو Trend ہے، ان کی آواز کو نہیں دبایا جا سکتا، جناب سپیکر صاحب، اس کو بھرپور طریقے سے Probe کریں کہ کون ان کو ہراساں کر رہا ہے، کون ان کو قتل کی دھمکیاں دے رہا ہے، کون ان کو Abuse کر رہا ہے؟ اور میں سائبر کرائمز والوں سے بھی یہ درخواست کروں گی آپ کے Through کہ وہ اس کو Probe کر کے ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن تیار کر لیں مذمت کی، ٹریژری بنچز اور آپ مل کر اور پھر پیش کر لیتے ہیں۔ سردار حسین بابک صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ جناب سپیکر، منسٹر لیبر یہاں پہ بیٹھے ہیں، لاء منسٹر یہاں پہ بیٹھے ہیں جناب سپیکر، وزیرستان کے علاقے میں سیکورٹی فورسز کے افراد، بزرگوں، سفید داڑھی کے لوگوں کو جناب سپیکر، ان کو پکڑتے ہیں اور آپ لوگوں نے سوشل میڈیا پہ وہ پکچرز جو ہیں، وہ وائرل بھی ہو گئی ہیں، وہ آپ نے دیکھی ہوں گی، یہاں پہ وزیرستان کے نمائندے بھی بیٹھیں ہیں، میں اگر غلط نہیں ہوں تو اس علاقے کا نام شکتوئی ہے، شکتوئی جناب سپیکر، اب یہ تو اتنا بڑا ظلم ہے، یہاں ممند میں دیکھیں تو ہمارے معاشرے میں تو یہ دستور نہیں ہے کہ خواتین پہ حملے ہوتے ہیں، یہاں خاتون پہ بھی حملہ ہو رہا ہے، یعنی وہاں ہمارے بزرگوں کو جس تذلیل آمیز طریقے کے ساتھ گاڑیوں میں ڈالا جا رہا ہے، ان کی آنکھوں پہ پٹیاں باندھی جا رہی ہیں جناب سپیکر، اور ہمارے بزرگوں کو ابھی تک تو ہم دیکھ رہے تھے کہ یہ جو ٹارگٹ کلنگ ہے اور حکومت کی دلچسپی کا یہ حال ہے جناب سپیکر، پھر انسان کیا کرے؟

Mr. Speaker: Order in the House, please; order in the House, please.

جناب سردار حسین: ان کی نظر میں یہ مسئلے کوئی مسئلے ہی نہیں ہیں، انسان حیران ہو جاتا ہے۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): وہ آپ کی بات کو توجہ دیں تو پھر جواب بھی دے دیں گے۔

جناب سردار حسین: نہیں نہیں وہ صحیح لیکن یہ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، جوائنٹ ریزولیوشن میں یہ بھی لائیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ بات ختم ہوئی۔ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: یعنی ہمارے بزرگوں کے ساتھ، ہم تو حیران ہیں کہ کونسا جرم ہم نے کیا ہے؟ یعنی ساری دنیا میں وہ پکچرز وائرل ہو گئی ہیں، میں نے حکومت کی کوئی مذمتی یا ان کے خلاف کوئی ایکشن لینے والی خبر تو میں نے جناب سپیکر، نہیں پڑھی ہے۔ اب یہ اتنا مشکل کام تو نہیں ہے، ہم تو حکومت سے یہ مطالبہ نہیں کر رہے ہیں کہ ایک ریٹائرڈ جرنل عاصم باجوہ کے خلاف کرپشن کے اتنے بڑے ثبوت آئیں

ہیں، ان کے خلاف اپنا موقف دے دے، اب ہمارے بزرگوں کے ساتھ اتنی زیادتیاں ہو رہی ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں، ہمارے پاس جناب سپیکر، راستہ کونسا بچتا ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو نہیں چھوڑتے ہیں، ہماری خواتین کو نہیں چھوڑتے ہیں جناب سپیکر، ہمارے بزرگوں کے ساتھ یہی کچھ ہو رہا ہے، ہم تو حیران ہیں، یہاں تو ایک ایسا میسج Convey ہو رہا ہے کہ خدانخواستہ حکومت نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے، ان کو آگے آنا چاہیئے، یہ پختون لوگ ہیں، اب 70 سال کے، 80 سال کے اور 85 سال کے ہمارے بزرگوں کی اتنی تذلیل ہو رہی ہے، ان کی اور حکومت کی کوئی سٹیٹمنٹ ہی نظر نہیں آئی جناب سپیکر، تو مجھے یقین ہے ان شاء اللہ کہ جن سیکورٹی فورسز نے، خواہ وہ فوج ہو خواہ وہ لیویز ہو، ابھی تو لیویز وہاں پہ نہیں ہے، خواہ وہ پولیس ہو، یہ بتایا جائے کہ یہ کس کے کہنے پہ یہ ہو رہا ہے، ابھی ہمیں کونسا Message Convey کیا جا رہا ہے کہ ہمارے 80,80 سال کے بزرگوں کو دو دو فوجی اٹھا کہ ان کی تذلیل کرتے ہیں، ان کی پگڑیاں نیچے جاتی ہیں، زمین پہ گرتی ہیں، سفید بڑی بڑی داڑھیاں ہیں اور ان کی آنکھوں پہ پٹیاں بندھی جا رہی ہیں، انہوں نے کونسا اتنا بڑا جرم کیا ہے، صرف یہ کہ یہ پختون ہیں جناب سپیکر، کیا میں یہ حکومت سے پوچھ سکتا ہوں یہ پختون نہیں ہیں، ان کو نہیں پوچھنا چاہیئے ان کو نہیں دیکھنا چاہیئے، ان کو نہیں سوچنا چاہیئے؟ یہ لوگ صرف اسی لئے حکومت میں ہیں کہ اپوزیشن پہ الزام لگائیں گے، ان کو گالیاں دیں گے سٹیجوں پہ کھڑے ہو کے ان کے خاندانوں کو اچھالیں گے، کیا ان کی ذمہ داری نہیں بنتی ہے؟ اس دن خاتون پہ مہمند میں حملہ ہوا ہے، میں نے تو نہیں دیکھا کہ حکومت نے کوئی ایکشن لیا ہو، البتہ جو لوگ تعزیت کے لئے ادھر جاتے ہیں جناب سپیکر، ان کو روکتے ہیں، تو مجھے امید ہے ان شاء اللہ کہ شوکت یوسفزئی صاحب جو ہیں وہ ڈٹ کے جواب دیں گے یا کوئی منسٹر جو ہے وہ ڈٹ کے جواب دے گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ اقبال وزیر صاحب، اقبال وزیر صاحب کا مائیک آن کریں۔

<u>جناب محمد اقبال خان (وزیر امداد و بحالی):</u> شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ بابک صاحب والی بات یہ سراسر جھوٹ ہے، یہ افواہ ہے، میں خود وزیرستان کا ہوں، یہ آرمی کے لئے ایک سازش ہے، ایسی بات نہیں ہے، کسی کے ساتھ ثبوت ہے وہ پیش کرے، میں جواب دوں گا۔ یہ سراسر جھوٹ ہے آرمی کے لئے، یہ جو ملک کے خلاف سازش ہو رہی ہے، یہ لوگ یہ باتیں کر رہے ہیں، کسی کے ساتھ ثبوت ہے وہ سامنے لائیں، میں خود وزیرستان کا ہوں، جو وزیرستان کی تباہی ہوئی ہے۔

(حزب اختلاف کے اراکین کی طرف سے شور)

وزیر امداد و بحالی: جناب سپیکر، جو وزیرستان کی تباہی ہوئی ان کی گورنمنٹ میں ہوئی ہے، پی ٹی آئی نے نہیں کی ہے، میں ثبوت دوں گا، کسی کے پاس ثبوت ہے، Movie ہے سامنے لائے۔ یہ آرمی کے لئے سازش ہے، یہ کسی اور کے ایجنڈے پہ بات کر رہا ہے، میں سامنے، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، اس وقت فلور ان کے پاس ہے۔

وزیر امداد و بحالی: جناب سپیکر، میں سامنے کھڑا ہوں، کسی کے ساتھ ثبوت ہے سامنے لائے۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سپیکر: فلور ان کے پاس ہے، دیکھیں، فلور۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

وزیر امداد و بحالی: سامنے لائیں، میں خود وزیرستان کا نمائندہ ہوں۔

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سپیکر: اپنے اپنے نمبر پہ سارے بولتے ہیں، ابھی فلور ان کے پاس ہے۔

وزیر امداد و بحالی: جب وزیرستان، وزیرستان کی تباہی اس گورنمنٹ میں، پیپلز پارٹی اور اے این پی میں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ وزیرستان سے، منسٹر ہیں وہ بات کر رہے ہیں جی جی، جی اقبال، ہو گئی بات آپ کی، تھینک یو۔

جناب سردار حسین: سر، یہ کیسا جواب ہوا؟ پکچرز آئی ہیں، لوگ احتجاج کر رہے ہیں، یہ کیا بات ہوئی؟

جناب سپیکر: ماحول کو خراب نہ کریں، بس آپ کا پوائنٹ آف آرڈر آ گیا، اس نے جواب دے دیا، تاکہ آگے بڑھیں۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب، ایک منٹ کے لئے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، بس بابک صاحب، آپ سینیئر آدمی ہیں، اب جواب آ گیا ان کی طرف سے، آپ کی اس بات کا۔

جناب سردار حسین: یہ کونسا جواب ہوا، یہ کونسی بات ہے؟ وہاں علاقے کے لوگ احتجاج کر رہے ہیں، کیا یہ پختون ہیں، ابھی ان کو نظر نہیں آ رہا ہے؟ ابھی لوگ وہاں پہ نکلے ہیں، جواب نہیں ہے یہ۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں، پرانی تصویر ہے۔
جناب سردار حسین: یہ ابھی جو لوگ وہاں پہ نکلے ہیں، یہ کیا بات ہوئی؟
جناب سپیکر: چلیں، آپ تشریف رکھیں، بس بات آ گئی۔ اورنگزیب نلوٹھا صاحب، پوائنٹ آف آرڈر، یہ پہلے پوائنٹ آف آرڈر، میں نے اس دن کہا ہے کہ آفس میں مجھے دکھائیں گے، وہ میں پوائنٹ آف آرڈر دے رہا ہوں۔ جی۔
سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کی اجازت دی ہے جناب سپیکر، موجودہ صوبائی حکومت سیاحت کے حوالے سے سیاحت کی ترقی کے لئے سیاحت کے فروغ کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، مجھے انتہائی افسوس ہے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: میر کلام صاحب، آپ تشریف رکھیں۔
سردار اورنگزیب: اور چند دن پہلے میرے حلقہ سمندر کٹھہ جھیل پر جی ڈی اے (گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی) اور ضلعی انتظامیہ نے وہاں پہ جو جھیل کے اوپر جو کنسٹرکشن کی گئی تھی، لوگوں نے اپنی زمین کے اوپر دکانیں اپنے کاروبار کے لئے بنائی تھیں، سیاحوں کی سہولیات کے لئے بنائی تھیں اور انہوں نے اپنا زیور بیچ کر گھروں کے وہ دکانیں اور وہاں پہ اپنے کاروبار کا ذریعہ بنایا تھا لیکن چند دن پہلے جی ڈی اے اور ضلعی انتظامیہ نے وہاں پر جا کر آپریشن کیا اور ان دکانوں کو مسمار کر دیا۔ جناب سپیکر، حیرانگی کی بات ہے کہ اسی جگہ پہ شہرام خان ترکئی کا بھی چھوٹا سا مکان بنا ہوا ہے، وہ نہیں گرایا گیا، جو غریب لوگوں کی وہاں پہ دکانیں تھیں ان دکانوں کو گرا دیا گیا اور جس کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، جب میں نے ڈی جی (گلیات) سے بات کی، ڈی سی صاحب سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ یہ ہائی کورٹ کا آرڈر ہے، جناب سپیکر صاحب، ہائی کورٹ نے بالکل دکانیں مسمار کرنے کا آرڈر نہیں دیا ہے، اس آرڈر میں، میں نے پڑھا ہے آرڈر، اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ وہاں پہ سمندر کٹھہ جھیل پہ جو غیر قانونی سرگرمیاں ہیں ان کو روکا جائے، آپریشن کا کسی بھی جگہ آرڈر نہیں ہے اور جو نقصانات ان لوگوں کے کئے گئے جناب سپیکر صاحب، پورے علاقے میں سخت اشتعال ہے، کل بھی وہ روڈ، لوگ فوارہ چوک ایبٹ آباد کو بند کرنا چاہتے تھے، میں نے ان سے درخواست کی کہ میں اسمبلی میں بات کروں گا، آپ کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا ازالہ ہو گا، اس لئے میری ریکویسٹ پر انہوں نے احتجاج مؤخر کیا، میں مطالبہ کرتا ہوں جناب سپیکر، آپ سے اور

صوبائی حکومت سے کہ جو غیر قانونی آپریشن کیا گیا، قانون سب کے لئے برابر ہے، غریب کے لئے اور، اور منسٹر کے لئے اور قانون نہیں ہوتا، اگر ان غریبوں کی دکانیں، ان کے مکان گرائے گئے تو شہر ام ترکئی کا کیوں نہیں گرایا گیا؟ وہ بھی اسی جگہ پہ تھا، ان لوگوں کو معاوضہ دیا جائے اور جناب سپیکر صاحب، اس آپریشن کی تحقیقات آپ اپنی نگرانی میں کرائیں یا سیکرٹری ٹورازم کو آپ وہاں پہ بھیجیں، وہ جا کے چیک کرے، اگر واقعی انہوں نے قانونی طور پر آپریشن کیا ہے اور ان لوگوں کے مکانات تباہ کئے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر غیر قانونی ہیں۔

جناب سپیکر: ان کو نوٹسز دیئے گئے تھے پہلے یا نہیں دیئے گئے تھے، نوٹسز دیئے گئے تھے جی ڈی اے کی طرف سے؟

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، یہی افسوس کی بات ہے، بغیر نوٹس دیئے، یہ جھیل جو ہے یہ فارسٹ نے وہاں پہ بنائی تھی اور لوگوں کے تعاون سے بنائی تھی، جب جھیل بن گئی تو اس کے چھ مہینے بعد جی ڈی اے نے اس کی بذریعہ میڈیا اونر شپ کے لئے میڈیا میں صرف دیا، ان کی کوئی وہاں پہ ملکیت نہیں تھی، نقصان یہ ہوا کہ پچھلے دور میں جو بورڈ آف ڈائریکٹرز جی ڈی اے کا بنا، اس میں 27 یونین کونسلوں کو شامل کیا گیا، آج جناب سپیکر صاحب، ان 27 یونین کونسلوں کے لوگ پریشان ہیں، اگر وہ کوئی اپنے مال مویشیوں کا باڑا بناتے ہیں تو اس کے لئے بھی جی ڈی اے سے اجازت لینا پڑتی ہے، اس جھیل کے ساتھ جی ڈے اے کا سپیکر صاحب، کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس کے بورڈ میں آپ شامل نہیں ہیں، بحیثیت ایم پی اے جی ڈی اے کے بورڈ میں آپ لوگ شامل نہیں ہیں؟

سردار اورنگزیب: جی، مجھے ابھی یہ غالباً کوئی ایک مہینہ ہوا ہے میرا نوٹیفکیشن ہوا ہے، اس کے بعد جی ڈی اے کی نہ کوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ بورڈ کا اجلاس بلوائیں، اس میں یہ بات کریں وہاں پہ کہ کیوں ایسا کیا گیا، Without notice یا کیا وہ جی ڈی اے کی زمین ہے یا قانون کیا کہتا ہے؟ جی ڈی اے کا۔

سردار اورنگزیب: وہ تو اجلاس تو بالکل سپیکر صاحب، ہم اجلاس بلائیں گے اجلاس بلا کر ان سے ضرور پوچھ لیں گے لیکن۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ، نذیر صاحب دونوں ممبر ہیں، اس پہ۔۔۔۔

سردار اورنگزیب: لیکن جن ذمہ داروں نے یہ حرکت کی ہے، غیر قانونی طور پر بغیر نوٹس دیئے، بغیر کورٹ کے آرڈر کے جو انہوں نے حرکت کی ہے، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں، اس کے اوپر آپ ایکشن لیں۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، جواب لیتے ہیں اب منسٹر صاحب سے ذرا، جی منسٹر صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، اس طرح ہے کہ دیکھیں، جناب سپیکر، یہ فیصلہ ہوا کہ جو ٹورازم علاقے ہیں جہاں جہاں پہ تجاوزات ہیں، ان کو ہٹانا ہے، چاہے وہ کالام کی طرف ہو، چاہے جس کی بھی طرف ہو، اگر شہرام ترکئی کا گھر تجاوزات میں آرہا ہے تو بالکل ہٹایا جائے گا لیکن اگر آپ صرف اس لئے کہہ رہے ہیں کہ چونکہ تجاوزات ہٹائے گئے، لہذا شہرام ترکئی کا گھر بھی ہٹایا جائے تو یہ ناممکن ہے۔ یہ میں آپ کے ساتھ گارنٹی کرتا ہوں کہ اگر تجاوزات میں وہ بھی آرہا ہے تو وہ ضرور ہٹائیں گے۔ باقی ان شاء اللہ تعالیٰ دیکھیں گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی فل اتھارٹی ہے جناب سپیکر صاحب، اس کے پاس پورا اختیار ہے، اس کا اپنا بورڈ ہے، خود ان کے ممبر ہیں نلوٹھا صاحب کیونکہ میں نے خود دیکھا ہے ان کے نوٹیفکیشن کو، تو میرے خیال سے بہتر فورم تو وہی ہے کہ اس میں آپ کریں اور یہ ابھی بورڈ کی میٹنگ بلائیں، اگر اس میں کوئی غیر قانونی یا کوئی بھی ایسا کام ہوا تو آپ پوچھ سکتے ہیں، وہاں پہ جس نے کیا اس کے خلاف آپ ایکشن لے سکتے ہیں لیکن اگر آپ یہاں اسمبلی میں، کیونکہ وہ اتھارٹی ہے تو اتھارٹی کے خلاف ہم یہاں سے کارروائی نہیں کر سکتے۔ آپ بورڈ میں ہیں وہاں پہ وہاں اجلاس آپ بلائیں، اس کی میٹنگ، اسی میں آپ Decide کریں، جس جس نے اگر غلط کیا ہے بالکل آپ ان کے خلاف ایکشن لیں لیکن یہ طے ہے کہ ہم نے تجاوزات ہٹانے ہیں کیونکہ جو ہمارے آئندہ Future ہے وہ ٹورازم سے جڑا ہوا ہے، تو اگر سیاحت کو جناب سپیکر، آپ دیکھیں جتنے بھی سیلاب آتے ہیں، جتنے بھی نقصانات ہوتے ہیں وہ تجاوزات کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں، میں یہ عرض کرونگا کہ اس میں آپ سپورٹ کریں، چاہے وہ ہزارہ ہے، چاہے وہ مالاکنڈ ڈویژن ہے، جہاں جہاں تجاوزات ہیں ان کو ہٹانا ہے اور اس میں جو زیادہ تر Facilities کی آپ بات کر رہے ہیں تو وہ میرے خیال سے ٹورازم جتنا ہم آسان بنائیں گے جتنا اچھا بنائیں گے، اس سے ہماری ٹورازم اٹھے گی۔ تو میری یہ گزارشات ہیں جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: کیوں جی، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: بالکل، اگر تجاوزات تھے تو ان کو ہٹایا گیا تو میرا اس کے اوپر کوئی اعتراض نہیں ہے، نہ میں احتجاج کرتا ہوں، نہ میرے لوگ احتجاج کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب، یہ جو مکان گرائے گئے ہیں، دکانیں گرائی گئی ہیں وہ لوگوں کی ملکیت میں سپیکر صاحب، بنی ہوئی ہیں۔ میں اسی لئے کہتا ہوں کہ آپ ایک انکوائری کمیٹی بنائیں، آپ خود، شوکت یوسفزئی صاحب وہاں پہ چلے جائیں، اگر تجاوزات تھیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، بالکل حکومت کو ہٹانی چاہئیں، سیاحت کو فروغ دینے کے لئے جو اقدامات آپ کریں گے ہم اس میں تعاون کریں گے سپیکر صاحب یہ ان لوگوں نے اپنی ذاتی ملکیت جگہ پر دکانیں بنائی تھیں، کوئی تجاوزات وہاں پہ نہیں ہیں اور انہوں نے اپنے گھروں سے زیور بیچ کر، وہاں پہ اپنے روزگار کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے یہ بتائیں ذاتی ملکیت کی جگہ کا نقشہ Approve کرانا ضروری نہیں ہوتا، کنسرنڈ جو بھی ادارہ وہاں پہ ہو، لوکل باڈیز ہو یا جیسی یہ اتھارٹی ہے؟

سردار اورنگزیب: جی، اس سے پہلے تو وہاں پہ نہ لوکل باڈیز تھیں اور نہ جی ڈی اے تھا وہ کوئی نقشہ وہاں سے پاس کرواتے۔

جناب سپیکر: نہیں، لوکل باڈیز تو تھیں وہاں۔

سردار اورنگزیب: میں نے آپ کو بتایا کے یہ جھیل فارسٹ کے تعاون سے وہاں پہ بنائی گئی تھی اور مقامی لوگوں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، بات جھیل کی نہیں ہو رہی بات، یہ Demolish جو پراپرٹیز ہوئی ہیں لوگوں کی، کتنی دکانیں Demolish ہوئی ہیں؟

سردار اورنگزیب: اب جو ہے نا، سپیکر صاحب، اس کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: کتنی دکانیں ہونگی جو Demolish ہوئی ہیں، کتنی ہونگی، تعداد کتنی ہے ان کی؟

سردار اورنگزیب: تقریباً 20,25، 20,25 دکانیں تھیں اور ابھی ابھی وہ مکمل بھی نہیں ہوئی تھیں، مکمل بھی اس وقت تک وہ نہیں ہوئی تھیں جو انہوں نے گرا دی ہیں۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، کیا ہونا چاہیئے اس کا؟

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ان کا یہ کہنا ہے کہ یہ تجاوزات نہیں تھیں نمبر ون، نمبر ٹو، یہ یہی کہہ رہے ہیں کہ ان لوگوں کی اپنی جگہوں کے اوپر ان کی دکانیں بنی ہوئی تھیں، یہ ایک دیہاتی علاقہ ہے، جی ڈی اے کا یہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی ہے ہی نہیں لیکن اس کے باوجود جی ڈی اے نے ان کو جا کے گرا دیا، نوٹسز بھی نہیں دیئے، نوٹس تو کم از کم دینا چاہیئے تھا کہ بھئی، کوئی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، اس طرح ہے کہ جو نلوٹھا صاحب نے بات کی، دیکھیں مقصد تو ہرگز یہ نہیں کسی کو تنگ کیا جائے، کسی سے زیادتی کی جائے، آپ کی بات اگر درست ہے، اگر ان کی اپنی جائیدادیں ہیں اور وہ تجاوزات میں نہیں آ رہی، بالکل سر، اگر انکوائری کرانا چاہتے تو یہ تو ایک ہفتہ ----

جناب سپیکر: انکوائری کریں یا سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں، کیا کریں؟ ٹوررازم کی جو ہے۔

سردار اورنگزیب: سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: چونکہ ٹوررازم سے Related ہے پھر یا کونسی کمیٹی بنے گی اس کی؟ بہتر یہ ہے کہ ٹوررازم ڈیپارٹمنٹ کو، ٹوررازم ڈیپارٹمنٹ سے اس کی انکوائری کروالیتے ہیں جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، اس میں بہتر یہ ہے سر، میں ایک اور چیز کہنا چاہتا ہوں، اگر یہ ہم Through ڈپٹی کمشنر چلے جائیں اور ان سے کہیں کہ ہمیں ایک ہفتے کے اندر اندر اس کی رپورٹ دے دیں کہ یہ ہے کیا؟ تو میرے خیال سے وہ بہتر ہوگا، ایک ہفتے کے بعد میں آپ کو بتا سکوں گا، تو آج ہی ہم ڈپٹی کمشنر کو ہدایت کر دیتے ہیں کہ وہ وہاں پوری وہ ڈیٹیل----

جناب سپیکر: ڈپٹی کمشنر سے رپورٹ لے لیں۔

سردار اورنگزیب: منسٹر صاحب، ویسے بھی بہت سیاحتی مقامات ہیں، سینکڑوں لوگ سمندر کٹھا جھیل کے اوپر جاتے ہیں جتنے لوگ گلیات میں جاتے ہیں، ان کے پاس ادھر دوسرا کوئی سیاحتی مقامات ہے نہیں----

جناب سپیکر: بس ہو گئی بات کہ ڈپٹی کمشنر سے----

سردار اورنگزیب: یہ خود بھی چلے جائیں، ادھر جا کے معائنہ کریں----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کی ڈپٹی کمشنر سے ایک ہفتے کے اندر رپورٹ لے لیں۔ قرارداد ہے، جی بابک صاحب کی اور ریاض خان صاحب کی، تو جی ریاض خان صاحب، آپ پیش کریں گے؟ کریں پیش اور رول سسپنڈ کروائیں، پہلے موشن پیش کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے آبنوشی)</u>: جی شکریہ، جناب سپیکر صاحب، جی یہ Rule-240 کے تحت 124 کو معطل کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it, the rule is suspended.

آپ پیش کریں، Ji, rule is suspended آپ پیش کریں جی۔

قراردادیں

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی برائے آبنوشی)</u>: جی شکریہ، سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ کراچی میں پیش ہونے والے ایک انتہائی افسوسناک واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع بونیر سے تعلق رکھنے والی بچی مرواد ختر صادق جو پی آئی بی کالونی کراچی میں رہائش پذیر تھی۔ کو اغواء کر کے بیدردی سے قتل کیا گیا اور شناخت چھپانے کے لئے ان کا چہرہ جلایا گیا۔ ہم اس ناخوشگوار اور دل دہلانے والے واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ اور پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ خیبر پختونخوا کی حکومت وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ وہ حکومت سندھ کے واقعہ کی جلد از جلد تحقیقات کرے اور ملوث افراد کو کیفر کردار تک پہنچائے اور متاثرہ خاندان کو انصاف دلائے۔ جی جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>معاون خصوصی برائے آبنوشی</u>: میں اس پہ جناب سپیکر صاحب، اس طرح ہے، یہ ہمارا قومی مسئلہ ہے، یہ پچھلے وقتوں میں بھی اسی طرح کے واقعات ہوئے ہیں پورے پاکستان میں تو ایک تو سب سے پہلے میں اس خاندان کے ساتھ پورے بونیر کے عوام کی طرف سے، پورے صوبے کی طرف سے اور اس ایوان اور صوبائی حکومت کی طرف سے اس کے ساتھ ہماری دلی تعزیت ہے اور اس دکھ درد کی گھڑی میں ہم اس کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان شاء اللہ اس وقت تک کھڑے رہیں گے جب تک ان درندوں کو جو انہوں انسانیت کے دائرے سے بھی باہر ایک بچی کو، پانچ سالہ بچی کو، وہ دو دن تک لاپتہ رہی پھر اس کی آنکھیں نکالیں، پھر اس کے پورے جسم کو جلایا صرف اس لئے کہ اس کی پہچان نہ ہو سکے، تو کم از کم الفاظ میں اس کا

بیان مشکل ہے کہ ہم کریں لیکن یہ ایک مطالبہ ہے کہ کم از کم اس طرح کے درندوں کو کھلے عام جس طرح پورے پاکستان سے اس کی ڈیمانڈ بھی آتی ہے، زینب الرٹ بل اور یہاں پر ہمارے نوشہرہ میں بھی اس طرح کے واقعات ہوئے ہیں تو ان کا سر عام پھانسی کا مطالبہ ہم کرتے ہیں کہ ان کو سر عام پھانسی دی جائے اور ان کو نشان عبرت بنائیں (تالیاں) کہ کم از کم اس طرح کی ہماری جو پھول سی بچیاں ہیں جن کو آگے ان کی زندگی پڑی ہوتی ہے اور ان کو اس طرح بے دردی سے کم از کم انسانوں کے معاشرے میں تو میرا نہیں خیال کہ اس طرح کے واقعات ہوں لیکن یہ ہمارے لئے بھی ہم پہ ایک Question mark ہے کیونکہ میرے دل سے یہ بات نکلتی ہے، ہم سب کی بچیاں ہیں، ہم اس پہ ذرا دیکھ لیں کہ کل کو اگر اس طرح کا خدانخواستہ واقعہ اس طرح کے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے یہاں پر ہم سب، چاہے ہم حکومت میں ہوں یا اپوزیشن سے ہوں یا اس صوبے کے جو ہمارے چاروں ایوان ہیں، سینیٹ سے ہوں یا نیشنل اسمبلی سے ہوں، اس طرح کے واقعات اگر خدانخواستہ کسی بچی کے ساتھ ہو جائیں تو کیا ہماری Feelings ہوں گی، کیا اس پہ ہمارا ردعمل ہوگا؟ تو یہ میری ایک ریکویسٹ ہے کہ آپ خدارا اس پہ کم از کم وفاقی حکومت سے اور سندھ حکومت سے اس پہ جلد از جلد کہ اس درندوں کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کریں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب سپیکر: مفتی عبیدالرحمان صاحب، Rules relax ہیں، آپ اپنی ریزولیوشن بھی Move کر دیں ایجنڈے کے مطابق، جی مفتی صاحب۔

مفتی عبیدالرحمان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ جناب سپیکر صاحب، قرارداد ہے اور یہ انتہائی اہمیت کا حامل اس لئے ہے کہ یہ پاکستان پر بے بنیاد الزامات اور ختم نبوت ﷺ پر زبان درازی کے حوالے ہے۔ قرارداد کا متن جناب سپیکر صاحب، کچھ یوں ہے، قرارداد:

برطانوی پارلیمنٹ کے چند ارکان نے قادیانیوں کے حق میں ایک رپورٹ مرتب کی ہے جس کا عنوان Suffocation of the faithful، یہ رپورٹ دراصل نہ صرف پاکستانی مسلمان بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف گھناؤنی سازش ہے، یہ رپورٹ آل پارٹیز پارلیمانی گروپ برائے احمدیہ کی

طرف سے پاکستان کے خلاف جاری کی گئی ہے کہ پاکستان نے قادیانیوں کے خلاف ظلم و جبر اور استحصال ریاست پاکستان کی سرپرستی میں ہو رہا ہے جبکہ پاکستان پر الزام تو لگایا گیا لیکن پاکستان کا موقف شامل نہیں کیا گیا۔ جناب سپیکر، اس رپورٹ میں برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان کو دی جانے والی امداد کو اس رپورٹ میں دی گئی سفارشات کی منظوری سے مشروط کیا جائے۔ رپورٹ کی سفارشات میں پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان کے قوانین میں قادیانیوں کے حق میں تبدیلی کی جائے اور قادیانیوں کو تعلیمی اداروں میں تبلیغ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کی ریزولیوشن کچھ اور ہے مفتی صاحب، مفتی صاحب، مفتی صاحب، ریزولیوشن جو ہے پہلے وہ پڑھیں پھر یہ جو باتیں آپ کر رہے ہیں، اس کے بعد کر لیں، آپ کی ریزولیوشن میں یہ Actual باتیں موجود نہیں ہیں، جو اصل ریزولیوشن ہے۔

<u>مفتی عبید الرحمان:</u> میں نے ابھی دی ہے سپیکر صاحب، میں نے جو ابھی دی ہے، اس میں بول رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، باتیں آپ کی صحیح ہیں وہ کریں بیشک، دو تین باتیں جو ہیں لیکن ریزولیوشن تو جو آپ نے کی ہے وہ ہمیں دے نا۔

<u>مفتی عبید الرحمان:</u> یہ سارے سپیکر صاحب! یہ سارے ریزولیوشن کا حصہ ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کوئی اس کے ساتھ اور چیز پڑھ رہے ہیں، ہمارے پاس یہ چیز نہیں ہے، آپ نے جی اس میں لکھا ہے، جب پاکستان پر الزام لگایا گیا تو لگایا گیا لیکن پاکستان کا موقف شامل نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد ہمارے پاس یہ ہے، یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے حکومت پاکستان اور دفتر خارجہ اس رپورٹ کو برطانوی پالیمنٹ سے فوری طور پر Withdraw کروائیں تاکہ ملک، تو آپ کچھ اور پڑھ رہے ہیں، یہ آپ ہی کا دستخط ہے اس کے اوپر۔

<u>جناب عبید الرحمان:</u> جناب سپیکر، میں نے آج جو سیکرٹری صاحب کو دی ہے، اس میں کچھ الفاظ کا رد و بدل کیا گیا ہے، آج میں نے جمع کرائی ہے تو وہ آپ کے سامنے میرے خیال میں نہیں رکھی گئی اور یہ میں نے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں، پڑھیں آپ وہی نا، میں تو وہ دیکھ رہا ہوں، اب جو آپ نے Change کی ہے تو پہلے جمع آپ نے کچھ اور کروائی تھی۔

جناب عبیدالرحمان: تعلیمی اداروں میں تبلیغ کی مکمل اجازت دی جائے جناب سپیکر، یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان اور دفتر خارجہ اس رپورٹ کو برطانوی پارلیمنٹ سے فوری طور پر Withdraw کروائے تاکہ امت مسلمہ کے خلاف اس سازش کو ناکام کروایا جائے۔ یہ پاکستان کی خود مختاری کے خلاف سازش ہے، اگر اس سازش کو شروع سے ہی جڑ سے نہ پکڑا گیا تو اس سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونگے اور یہ رپورٹ ایک نئے فتنے کا باعث بنے گی۔ یہ ایوان فرانس اور سویڈن میں توہین رسالت اور قرآن پاک کی بے حرمتی کے نہایت ہی مذموم واقعہ پر بھی سخت ترین الفاظ میں مذمت کا اظہار کرتا ہے، سویڈن اور فرانس میں سرکاری سرپرستی میں اسلام مخالف تقریبات اور اس کے دوران قرآن پاک جلانے کی نہایت سنگین حرکت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ ہے، اسلام دشمن قوتیں اسلام فوبیا کی بنیاد پر دہشتگردی کر رہی ہیں، فرانسیسی صدر نے اس واقعے پر مذمت کی بجائے اس کی حوصلہ افزائی کی ہے جس سے پوری امت مسلمہ کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، مغربی دنیا کو یہ احساس ہی نہیں کہ توہین رسالت یا توہین قرآن سے مسلمانوں پہ کیا گزرتی ہے۔

یہ ایوان اعادہ کرتا ہے کہ ختم نبوت ﷺ ناموس رسالت ﷺ ناموس اہل بیتؓ وصحابہؓ ہمارے ایمان کا حصہ ہیں، یہ معاملہ ریڈ لائن ہے، اس پر ہمارا سب کچھ قربان ہے اور اس پر کسی کو ابہام نہیں ہونا چاہیئے۔

لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس فتنے کے سدباب کے لئے وزارت خارجہ اور حکومت پاکستان فوری طور پر آواز بلند کریں اور برطانوی پارلیمنٹ سے یہ رپورٹ Withdraw کروائے جبکہ قرآن پاک کی بے حرمتی اور توہین رسالت کے معاملے پر فرانس اور سویڈن کی حکومت سے بھی احتجاج کرے اور مستقبل میں ایسے واقعات کو رکوانے کے لئے اقدامات کرے۔ جناب سپیکر، اس میں صرف میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں، پاکستان جناب سپیکر، ایک اسلامی جمہوری ملک ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں جن ممبرز کے نام ہیں، ان کے نام بھی لیں ناں دستخط جن کے ہیں۔

مفتی عبیدالرحمان: جی اس میں جو ممبرز کے دستخط ہیں، ان میں جناب شفیع اللہ خان صاحب ایم پی اے، مولانا عبدالغفار صاحب، ایم پی اے اور اس میں ریحانہ اسماعیل صاحبہ، ایم پی اے اور نگہت اورکزئی صاحبہ، ایم پی اے۔

جناب سپیکر: نگہت کو آپ پھر بھول گئے، وہ۔۔۔۔۔

مفتی عبیدالرحمان: یہ میں نے آج جمع کرائی ہے جناب سپیکر۔
جناب سپیکر: نگہت اورکزئی کا بھی دستخط ہے نا، وہ نام لے لیں نا ان کا۔۔۔۔۔
مفتی عبیدالرحمان: جی جی ہے۔
جناب سپیکر: آپ کی دشمنی ہے ان کے ساتھ کوئی، بس ریزولیوشن آگئی بڑی طویل اور It's a very important, you know کہ اس کے اوپر۔۔۔۔۔
مفتی عبیدالرحمان: اس پر میں ایک بات عرض کر رہا ہوں جی، یہاں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: مفتی صاحب، اس سے آگے اور کیا بات ہے؟ دو Pages کی ریزولیوشن میں ساری بات ہو گئی ہے اور بڑی مفصل ہو گئی ہے اور It's a very important کہ قادیانیت۔۔۔۔۔
مفتی عبیدالرحمان: تو چلو میری اس پورے ایوان سے گزارش ہے کہ اس کو متفقہ پاس کرایا جائے۔
جناب سپیکر: کہ قادیانیت کے فروغ کے لئے جو وہاں پہ کیا گیا ہے اور اس کا عنوان دیا گیا ہے Suffocation of the faithful یعنی یہ پاکستان کو موردالزام ٹھہرایا گیا ہے کہ یہاں یہ چیزیں ہو رہی ہیں اور فلاں ہو رہا ہے اور مشروط کیا جائے تو اس کی تو ظاہر ہے سارا پاکستان مذمت کرتا ہے اور یہ عوام بھی مذمت کریں گے۔ آپ کیا امنڈمنٹ لانا چاہتی ہیں اس میں؟ جی نعیمہ کشور صاحبہ، ہاں جی۔
محترمہ نعیمہ کشور: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ ریزولیوشن ایسے دن پہ پیش ہوئی، ایسے دن پہ پیش ہوئی، کل ہم چھ ستمبر منا رہے ہیں جو ہمارا یوم دفاع ہے، ہم اپنے جغرافیئے کا دفاع کر رہے ہیں، آج سات ستمبر ہم منا رہے ہیں جو ہم اپنے عقیدے کا دفاع کر رہے ہیں اور 07 ستمبر 1974 کا دن اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام سیاسی جماعتوں کے لئے فخر کا دن ہے کہ اس دن انہوں نے آئینی طور پر جمہوری طور پہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تو تمام جماعتوں کا اور بھٹو صاحب کو اس کا کریڈٹ جاتا ہے، ولی خان کو اس کا کریڈٹ جاتا ہے، غوث بزنجو کو اس کا کریڈٹ جاتا ہے، مفتی محمود صاحب کو اس کا کریڈٹ جاتا ہے، پروفیسر غفور کو اس کا کریڈٹ جاتا ہے، غوث ہزاروی کو اس کا کریڈٹ جاتا ہے تو میں اس میں یہ امنڈمنٹ پیش کرونگی کہ یہ ایوان 07 ستمبر 1974 کے تاریخی دن پر اس وقت کے تمام پارلیمنٹیرین اور سیاسی قائدین کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور شہداء اور علماء اور تمام مسلمانوں کو جن کی جدوجہد سے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار جمہوری اور آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیا تھا، ان کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے، چونکہ اسلامی ملک ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک عرض کرتا ہوں، میری عرض سنیں، یہ جو ریزولیوشن ہے، تشریف رکھیں میری بات سن لیں، ایک میری بات سن لیں۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور: جناب سپیکر، یہ بھی اس قرارداد میں شامل کر لیں۔

جناب سپیکر: ہاں، ساتھ یہ بھی شامل کر لیں، بات یہ ہے کہ یہ ریزولیوشن جو ہے یہ سارے پاکستان کی اسمبلیوں میں جارہی ہے، یہی سینیٹ میں بھی جائے گی، یہی نیشنل اسمبلی میں جائے گی، اس میں کمی بیشی نہ کریں اور جو ریزولیوشن لاتا ہے تو وہ الگ لے آئیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by honourable Members, may be passed?

جناب سپیکر: آنریبل ممبرز کیونکہ اس میں چار پانچ چھ ممبرز ہیں، آپ تشریف رکھیں گی یا نہیں؟

محترمہ نعیمہ کشور: جناب سپیکر، میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس امنڈمنٹ کو اس قرارداد کے ساتھ شامل کر دیں۔

جناب سپیکر: ساتھ نہیں ہو سکتا، یہ الگ چیز آئی ہے، اب اس میں ساری اپوزیشن کے دستخط ہیں، آپ اب اپنی ایک نئی چیز لاتی ہیں تو لے آئیں ہم وہ بھی Put کر دیں گے، آپ لے آئیں ناں ریزولیوشن، میں Put کروادوں گا۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, the resolution is passed unanimously.

محترمہ نعیمہ کشور: جناب سپیکر، آپ مجھے یہ ریزولیوشن پیش کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: کیا ریزولیوشن ہے؟ اب کل کریں آج تو ہو گیا ناں۔ جناب وقار خان صاحب، اپنی ریزولیوشن موو کریں۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ PK-7 سوات تحصیل کبل کی مختلف یونین کونسلز جن میں یوسی توتانو بانڈہ، یوسی شاہ ڈھیری، یوسی ٹل، یوسی کالاکلے، یوسی دیولئی، یوسی قلاگئی، یوسی کوزا باخیل،

یو سی برہ بانڈہ، یو سی ننگولئی اور یو سی برہ باخیل کے باقی ماندہ گاؤں علاقوں کو سوئی گیس کی فراہمی کے لئے مناسب اقدامات کرے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker; The 'Ayes' have it, the Resolution is passed unanimously. Item No. 12: Discussion on non-availability of funds for ongoing Developmental Schemes in the Province and release of funds to the Member of National Assembly. Mr. Muhammad Shafeeq Afridi, MPA, Sardar Hussain Babak on the agenda.

(اس مرحلہ پر محترمہ نعیمہ کشور خاتون رکن اسمبلی احتجاج کر رہی ہیں)

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھ سکتی ہیں یا نہیں رکھ سکتیں؟

محترمہ نعیمہ کشور: میری ترامیم کو قرارداد میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ مجھے یہ بتائیں کہ تشریف رکھیں گی یا نہیں رکھیں گی؟ یا اس دن والا رول مجھے پھر استعمال کرنا پڑے گا، تشریف رکھیں کیوں Disturb کرتی ہیں؟ اب 05:25 ہو گئے ہیں، اپنے ایجنڈے کی آپ لوگ پاسداری نہیں کرتے، پوائنٹ سکورنگ کے لئے یہ ہاؤس نہیں ہے، وہ باہر میڈیا بیٹھا ہوا ہے، وہ خفا ہوتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی آتا ہی نہیں، میڈیا کے پاس جائیں سامنے، جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے موقع دیا، یہ ہمارے کولیگز ہمیں تھوڑا۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نعیمہ کشور خاتون رکن اسمبلی احتجاج کر رہی ہیں)

جناب سپیکر: بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جی جی، شکریہ جناب سپیکر، میں یہی ریکویسٹ کر رہا تھا کہ یہ اجلاس چونکہ ہم نے ریکوزیشن کی ہے تو میں یہی ریکویسٹ کرونگا کہ جب سے ہمارے ریکوزیشن پر ماشاء اللہ یہ اجلاس شروع ہوا ہے تو جو ہمارا بنیادی پوائنٹ ہوتا ہے وہ بالکل آخر میں چلا جاتا ہے، تو میں یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر کل سے ممکن ہو تو جو حکومتی بزنس ہو اس سے تھوڑا آگے آجائے تو کم از کم ہمیں موقع بھی ملے گا اور ہم اس پر بات بھی کر سکیں گے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نعیمہ کشور خاتون رکن اسمبلی احتجاج کر رہی ہیں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، یہ اجلاس انجمن ستائش باہمی کے لئے نہیں ہو رہا ہے، وہ قادیانیت کے اوپر آ گئی ریزولیوشن، پاس ہو گئی ہے جنہوں نے پاس کی، آپ نے بات کی، اس وقت سب کو خراج عقیدت پیش ہو گئی ہے۔ اب بابک صاحب کو موقع دیتے ہیں یا میں اجلاس ایڈجرن کروں۔ بابک صاحب، اس کا حل نکالیں ورنہ یہ اجلاس مجھ سے آپ لوگ Prorogue کروالیں گے۔

جناب سردار حسین: جی بالکل، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ حالات دیکھ لیں، اگر آپ کے ممبرز کا یہ رویہ ہے پھر You people are non serious on your agenda.

جناب سردار حسین: میں تو یہ کہتا ہوں کہ جناب سپیکر، جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ادھر ہر ایک آتا ہے پوائنٹ سکورنگ کے لئے، یہ کوئی بات ہے؟ اب یہ کھڑی ہو گئی ہیں اس ایشو کے اوپر، کہ فلاں فلاں کو خراج تحسین پیش کریں۔

جناب سردار حسین: صحیح بات ہے۔

جناب سپیکر: آپ میڈیا کے سامنے کر دینا، چلیں جی۔

جناب سردار حسین: اس کی آواز بھی تیز ہے لیکن اگر ہمارے مسلمانوں کے رویوں کو اگر یہ غیر مذہب والے دیکھیں، غیر مسلم دیکھیں گے وہ کس طرح مسلمان ہونگے؟

(اس مرحلہ پر محترمہ نعیمہ کشور خاتون رکن اسمبلی احتجاج کر رہی ہیں)

جناب سردار حسین: وہ کس طرح مسلمان ہونگے جناب سپیکر، یہ بہت بڑا المیہ ہے، یہ بہت بڑا المیہ ہے، یہ بہت بڑا المیہ ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ترقیاتی فنڈ کے حوالے سے پچھلے کئی سال سے ہم یہاں پر ریکویسٹ کر رہے ہیں جناب سپیکر، بار بار ہم مطالبہ بھی کر رہے ہیں جناب سپیکر، کئی دفعہ ہم حکومتی ٹیم، حکومتی ٹیم کے ساتھ۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نعیمہ کشور خاتون رکن اسمبلی احتجاج کر رہی ہیں)

جناب سپیکر: بابک صاحب کو بڑا مائیک دے دیں۔

جناب سردار حسین: نہیں، میری تو آواز تیز ہے، میں تو کرنا نہیں چاہتا اس کی طرح ورنہ میری آواز اس سے ویسے بھی بہت تیز ہے، مائیک کے بغیر بھی میری آواز جناب سپیکر، تیز ہے۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، جی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، ہم کئی دفعہ حکومتی وفد کے ساتھ بھی ملے ہیں، انہوں نے ہمیں یقین بھی دلایا ہے جناب سپیکر، کہ فنڈز کی جو تقسیم ہے وہ منصفانہ ہو گی، صوبے کے جو وسائل ہیں وہ صوبے کے مختلف علاقوں میں منصفانہ طور پر تقسیم ہونگے جناب سپیکر، بڑا عجیب لگ رہا ہے جناب سپیکر، جناب، ان تمام یقین دہانیوں کے باوجود جناب سپیکر، جو حکومتی وفد کے ساتھی نے کرائی تھیں، جو فنڈز کی ریلیز ہوئی ہے وہ انتہائی نامناسب ہے اور ناانصافی پر مبنی ہے جناب سپیکر، دیکھا جائے تو ابھی ہمارے صوبے میں جتنی Constituencies ہیں جناب سپیکر، وہ تمام لوگ حکومت کے واجبات جمع کرتے ہیں، ٹیکسز دیتے ہیں اسی کے لئے اور اس ملک کے باشندے ہیں جناب سپیکر، اسی صوبے کے وسائل پر تمام عوام کا برابر کا حق ہے، وہ ہم مانتے ہیں کہ حکومت اپنے لئے تھوڑا زیادہ کوشش کرتی ہے، حکومت کے ممبران کو تھوڑا زیادہ ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، ان کا خیال رکھتے ہیں، وہ ہم سمجھتے ہیں لیکن جناب سپیکر، اگر میں یہ بتاؤں کہ آج بھی ہمارے علاقے میں اور ہر ممبر کے علاقے میں 15-2014 جو چھوٹی موٹی سکیمز ہیں جناب سپیکر، ان کے لئے فنڈز Allocate نہیں ہیں، ان کے لئے ریلیز نہیں ہیں، لوگ پریشان ہیں بلکہ اگر میں یہ بتاؤں جناب سپیکر، اگر میں یہ بتاؤں جناب سپیکر، کہ عوام ممبران کو اور حکومت کو گالیاں دے رہے ہیں جناب سپیکر، روزانہ کی بنیاد پر اس صوبے کے ہر کونے میں جلوس نکالتے ہیں جناب سپیکر، برا بلا کہتے ہیں جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نعیمہ کشور خاتون رکن اسمبلی احتجاج کر رہی ہیں)

جناب سردار حسین: آج سوشل میڈیا کا دور ہے جناب سپیکر، ہتک آمیز لہجہ منتخب ممبران کے خلاف کرتے ہیں حالانکہ ان کو معلوم ہونا چاہیئے، اس میں ممبران کا کوئی قصور نہیں ہے، پچھلے کئی سال سے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نعیمہ کشور خاتون رکن اسمبلی احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سردار حسین: چلو شکر الحمدللہ، ایک ریلیف تو ہمیں مل گیا، تو جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب منور خان: جناب سپیکر، کسی ممبر کی آواز کو خاموش کرنے کا یہ کوئی طریقہ ہے؟

جناب سپیکر: آپ مجھے طریقہ نہ سکھائیں منور خان صاحب، تشریف رکھیں۔

جناب سردار حسین: یار وہ تو، دس منٹ سے وہ کھڑی تھیں یار۔

جناب منور خان: بابک صاحب کو بھی بات نہیں کرنی چاہئیے تھی جب تک وہ بات نہ کرتی، اس کو خاموش کیا گیا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اجلاس کو Prorogue کروادیں۔

جناب سردار حسین: ان سے بات کریں، آپ میرے ساتھ کیا کریں گے، ادھر مخاطب ہو جائیں۔

جناب سپیکر: اجلاس کو Prorogue کرواتے ہیں، آپ لوگوں نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ آپ نے اجلاس نہیں کرنا، تو مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب منور خان اور محمود خان بیٹنی اراکین اسمبلی احتجاج کرتے رہے)

جناب منور خان: اگر اس کو جواب دیا جاتا تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بڑے بن جائیں، آپ بڑے بن جائیں، اقبال وزیر منسٹر ہے، اس نے کنسرنڈ جواب دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب منور خان اور محمود خان بیٹنی اراکین اسمبلی احتجاج کرتے رہے ہیں)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 p m afternoon of Monday, 8th September, 2020.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 08 ستمبر 2020ء بعداز دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)